عروہ اسلامک سیریز

(جماعت VII)

عصری مدارس کے طلبہ و طالبات کے لئے جدید تعلیمی نفسیات اور
اصول تدریس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا دینی تعلیم کا منفرد نصاب

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ ، حیدرآباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
	قرآن 4-43		15	نرم دلی	36
1	اسلام دین فطرت	5	16	تقویٰ اور توکل	38
2	آسمانی کتابوں پر عمل	8	17	تہمت لگانے کی مذمت	40
3	یہود اور مسلمان	10	18	پیٹ میں آگ بھرنے والے	42
4	اسلام کا چراغ	13		**حدیث 44-84**	
5	کائنات کی تسخیر	15	19	اسلام کا غلبہ	45
6	منازل فلکی	17	20	ایمان مفصل	47
7	حیرت انگیز کارنامے	19	21	ہر کچھ تقدیر سے ہے	50
8	انسان کی صورت گری	22	22	سات ہلاک کرنے والی چیزیں	52
9	نماز کے آداب	24	23	سنت سے محبت	54
10	جمعہ کے آداب	26	24	حدیث دوسروں کو بتاؤ	56
11	سات سودانے	28	25	علم کی آفت	58
12	اجتماعیت کی اہمیت	30	26	مسجد میں گفتگو کرنا	60
13	عدل وانصاف	32	27	جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال نہیں	62
14	بھلائی اور برائی	34	28	بلا ضرورت مانگنا	64

29	امانت دار تاجر	67		
30	سود کی حرمت	69		
31	شراب کی حرمت	71		
32	شرابی کا انجام	73		
33	ستر ظاہر نہ کرو	76		
34	مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی	78		
35	ہر مسلم قابل احترام ہے	81		
36	خاندان پر فخر کرنے کی ممانعت	83		
	فقہ 85-112			
37	شرکت کا بیان	86		
38	مضاربت کا بیان	88		
39	رہن کا بیان	90		
40	مال مرہون کی خرید وفروخت	93		
41	رہن کی حفاظت	95		
42	کرایہ اور مزدوری کا بیان	97		
43	جائز کرایہ	98		
44	کرایہ میں نقصان کا ضمان	100		
45	اُجرت/کرایہ کا مطالبہ	102		
46	مکان کا کرایہ	104		
47	کرایہ کا فسخ ہونا	106		
48	ہبہ کا بیان	108		
49	جائز وناجائز ہبہ	110		

ابتدائیہ

عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ عصری تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کا مؤثر انتظام کرنا چاہتا ہے؛ تا کہ مسلم طلبہ وطالبات دین سے کماحقہٗ واقف ہوسکیں، اس سلسلہ میں ٹرسٹ نے دینی تعلیم کا ایک جامع اور اور متوازن نصاب ترتیب دینے کا منصوبہ بنایا ہے، جس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کو بنیادی مضامین کی حیثیت سے شامل کیا جائے گا، یہ نصاب اول جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک کے طلبہ و طالبات کی دینی ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرتب ہوگا، الحمد اللہ ٹرسٹ کو کئی نامور ماہرین تعلیم اور متبحر علماء کا علمی تعاون حاصل ہے، جن میں پروفیسر جمیل النساء ہاشمی (سابق صدر شعبہ عربی عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد)، محترمہ شاہانہ سعید صاحبہ (پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامیات، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد) اور سید اسرار الحق (لکچرار گورنمنٹ کالج، شادنگر) خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان کے علاوہ جناب مولانا نثار احمد قاسمی، جناب مفتی عمران سبیلی، جناب مولانا صلاح الدین قاسمی اور جناب مولانا محمد شاہد قاسمی (اساتذہ معہد البنات، حیدرآباد) بھی مجوزہ نصاب کی تیاری میں ٹرسٹ کے ساتھ تعاون کررہے ہیں، اس لئے اُمید ہے کہ جلد ہی مجوزہ نصاب منظر عام پر آجائے گا۔

پچھلے ۱۰/ سالوں سے عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر انتظام چلنے والے اسکولس میں دینی تعلیم کا وہ نصاب پڑھایا جاتا رہا ہے جو مولانا مفتی سید اسرار الحق سبیلی نے مرتب کیا ہے، پچھلے سالوں کے تجربوں اور اساتذہ کرام کے مشوروں کی روشنی میں انتظامیہ نے اس نصاب میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی، چوں کہ نصاب کی ترتیب کا کام کئی نزاکتوں سے جڑا ہوا ہے، اس لئے انتظامیہ نے طے کیا ہے کہ موجودہ نصاب میں جزوی ترمیم کرکے اُسی نصاب کو تعلیمی سال ۲۰۱۳-۲۰۱۴ء میں زیر تدریس رکھا جائے، ان شاءاللہ آئندہ تعلیمی سال ۲۰۱۴-۲۰۱۵ء سے عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کا مرتب کردہ جدید نصاب داخل نصاب کیا جائے گا؛ تا کہ طلبہ کی دینی تعلیم سائنٹیفک انداز میں ہوسکے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری نئی نسل کی دین سے وابستگی کو مستحکم کرے اور دین کے فہم کو ہم سب کے لئے آسان کردے۔ (آمین)

محمد شہاب الدین سبیلی

(سکریٹری عروہ ایجوکیشنل ٹرسٹ)

قرآن

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفاء ہے، اور جو اسے قبول کر لے اُن کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے، اے نبی کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیئے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔ (یونس:58-57)

اسلام دینِ فطرت

فَأَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفاً، فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا، لاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ، ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ٥ وَ لٰکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لاَ یَعْلَمُوْنَ مُنِیْبِیْنَ إِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ أَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لاَ تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. (الروم: ۳۰-۳۱)

ترجمه :

تم یکسو ہوکر اپنا رخ (اللہ کے) دین کی طرف سیدھا رکھو، (یعنی) اللہ کی (بنائی ہوئی) فطرت پر جس پر اسی نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، (قائم رہو) اللہ کی بنائی (فطرت) میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ، یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ، (اے ایمان والو !) اسی اللہ کی طرف رجوع کیے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو، نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں سے نہ بنو!۔

☆ اسلام کا راستہ سیدھا راستہ ہے، جو جنت تک پہنچ جاتا ہے اور اسلام کے علاوہ دوسرے تمام راستے جہنم تک پہنچ جاتے ہیں۔

☆ اسلام دین فطرت ہے، جس طرح ہر شخص کی فطرت خوشبو کو پسند کرتی ہے اور بدبو کو ناپسند کرتی ہے، اسی طرح اسلام کی تمام باتیں فطرت کے مطابق ہیں، اگر کوئی خوشبو کے بجائے بدبو کو پسند کرنے لگے تو وہ فطرت کے خلاف ہوگا۔

☆ اسلام کو چھوڑ کر جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں، وہ فطرت کے خلاف کرتے ہیں۔

☆ تمام انبیاء علیہم السلام نے اسلام کی دعوت دی ہے، مگر لوگوں نے اسلام سے ہٹ کر یہودیت، نصرانیت وغیرہ مذاہب اختیار کر لیے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ ہر انسان میں فطری طور پر عبادت کا جذبہ، اچھے کاموں سے محبت اور برے کاموں سے نفرت ہوتی ہے، اگر اسی فطرت پر اسلام کے مطابق تربیت کی جائے تو اسلام کو قبول کرنا اور اسلام پر عمل آسان ہو جائے اور غیر اسلامی طریقہ پر چلنا مشکل ہو جائے گا اور کفر و شرک سے نفرت ہو جائے گی۔

سوالات:

۱) اللہ کی طرف کس طرح رُخ کرنا چاہیئے؟

۲) اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو کس طریقہ پر پیدا کیا؟

۳) کس چیز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی؟

۴) حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے؟

۵) سیدھا دین کون سا ہے؟

۶) اسلام کا راستہ کیسا ہے؟

۷) دینِ فطرت کیا ہے؟

۸) فطرت کو مثال دے کر سمجھایئے!

۹) کون لوگ فطرت کے خلاف کرتے ہیں؟

۱۰) تمام انبیاء علیہم السلام نے کس دین کی دعوت دی ؟

۱۱) ہر انسان میں فطری طور پر کیا باتیں پائی جاتی ہیں؟

۱۲) فطرت کو کس طرح باقی رکھا جا سکتا ہے؟

II صحیح جوڑیاں ملائیے !

سیدھا دین	فطرت کے خلاف
اسلام کا راستہ	اسلام کی فطرت پر
دوسرے راستے	اسلام
اسلام	سیدھا جنت کی طرف
کو اختیار کرنا	جہنم کی طرف
ہر بچہ کی پیدائش	دین فطرت

III خالی جگھوں کو پر کیجئے !

۱) ہر شخص کی فطرت ....کو پسند کرتی ہے۔

۲) اسلام کی تمام باتیں ....کے مطابق ہیں۔

۳) تمام انبیاء نے ....کی دعوت دی۔

۴) اسلام کے علاوہ دوسرے تمام راستے ....تک پہنچاتے ہیں۔

آسمانی کتابوں پر عمل

وَ لَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوْا التَّوْرَاةَ وَ الْإِنْجِيْلَ وَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَّبِّهِمْ لاكلوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ، مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ . (المائدة: ٦٦)

ترجمہ:

اگر وہ توارت اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوا ہے، اس کو راست بازی کے ساتھ قائم رکھتے تو (ہم ضرور ان کو ایسی برکت دیتے کہ) اوپر سے رزق برستا اور پاؤں کے نیچے سے اُبلتا اور وہ فراغت سے کھاتے، ان میں سے ایک جماعت سیدھی راہ پر ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کے اعمال برے ہیں۔

☆ یہود و نصاریٰ قرآن شریف کے نازل ہونے سے پہلے بھی اپنی کتابوں پر صحیح طریقہ سے عمل نہیں کرتے تھے اور پیسے لے کر تورات و انجیل کے احکام بدل دیتے تھے۔

☆ تورات و انجیل میں رسول اللہ ﷺ سے متعلق پیشین گوئیاں تھیں اور آپ پر ایمان لانے کا حکم تھا، لیکن انہوں نے آپ پر ایمان نہ لا کر اور قرآن کو نظر انداز کر کے خود اپنی آسمانی کتابوں پر عمل نہیں کیا۔

☆ اللہ کی کتابوں پر عمل نہ کرنے کی بناء پر ذلت، تنگی اور بدحالی سے وہ دوچار ہوئے، اگر وہ اللہ کی کتابوں پر عمل کرتے تو زمین و آسمان سے رزق کی بارش ہوتی، آسمان سے بارش

ہوتی اور زمین سے کھیتیاں اُگتیں۔

☆ آج مسلمانوں کی ذلت اور بدحالی کی وجہ یہی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔

ا سوالات:

ا) اگر یہود ونصاریٰ تورات وانجیل پر عمل کرتے تو ان کا کیا انعام ہوتا؟

۲) آسمان سے رزق برسنے اور زمین سے اُبلنے کا کیا مطلب ہے؟

۳) یہود ونصاریٰ اپنی کتابوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟

۴) تورات وانجیل میں کیا حکم ہے؟

۵) اللہ کی کتابوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ان کی کیا حالت ہوئی؟

٦) آج مسلمانوں کی ذلت اور بدحالی کی کیا وجہ ہے؟

یہود اور مسلمان

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ إِلَّآ أَذًى وَ إِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَايُنْصَرُوْنَ، ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوْا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ، وَ بَاءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ، ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ، ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ. (آل عمران: ۱۱۱- ۱۱۲)

ترجمہ:

تھوڑی سی تکلیف کے سوا وہ تمہیں (زیادہ) نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کو کہیں سے بھی مدد نہیں ملے گی، ان پر ذلت لازم کر دی گئی ہے، چاہے جہاں کہیں یہ پائے جائیں، مگر یہ کہ یہ اللہ کے عہد اور لوگوں کے عہد میں آ جائیں، اور یہ لوگ اللہ کے غضب میں آ گئے، اور ان پر محتاجی لازم کر دی گئی، (یہ سب کچھ) اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے، (نیز) یہ اس وجہ سے ہوا کہ یہ نافرمانی کرنے لگے تھے اور حد سے بڑھ گئے تھے۔

☆ اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی ہے کہ اگر مسلمان ''خیر اُمت'' بن کر رہیں، لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں تو غیر مسلم خصوصاً یہود (جو مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں) مسلمانوں کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں، چنانچہ اسلام کے ابتدائی

دور میں یہ پیش گوئی پوری ہوئی، آج بھی یہود مسلمانوں سے کھلم کھلا جنگ نہیں کر سکتے، مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ ٹِک نہیں سکتے۔

☆ یہودیوں پر ذلت، محتاجی اور اللہ کا غضب ہے، کیوں کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، اللہ کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہیں۔

☆ یہودیوں کو عزت اللہ کی آیات پر عمل کرنے اور اسلام قبول کرنے سے ملے گی۔

☆ آج مسلمانوں کے تقریباً (62) ممالک ہیں اور یہودیوں کی صرف ایک ریاست اسرائیل ہے، وہ بھی انہوں نے امریکہ، برطانیہ اور روس کی حمایت حاصل کرکے فلسطین پر ناجائز قبضہ کرکے اسرائیل اسٹیٹ بنائی ہے۔

سوالات:

۱) کون مسلمان کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے ؟

۲) کون پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے؟

۳) یہود پر کیا چیزیں لازم کردی گئی ہیں؟

۴) یہود پر اللہ کا غضب نازل ہونے کی کیا وجہیں ہیں؟

۵) آیت میں مسلمان کو کیا تسلی دی گئی ہے؟

۶) آج بھی یہودیوں کا کیا حال ہے؟

۷) یہودیوں کی ذلت کی کیا وجہ ہے؟

۸) یہود کو عزت کیسے مل سکتی ہے؟

۹) مسلمانوں کے پاس کتنے ممالک ہیں؟

۱۰) یہودیوں کے پاس کتنے ملک ہیں؟

۱۱) اسرائیل اسٹیٹ کیسے بنا ہے؟

II خالی جگھوں کو پر کیجئے !

۱) مسلم ممالک کی تعداد............ہے۔

۲) اسرائیل ملک کی تعداد............ہے۔

۳) اسرائیل ملک پر............پر قبضہ کر کے بنایا گیا ہے۔

۴) مسلمانوں کے ازلی دشمن............ہیں۔

۵) یہود مسلمانوں سے کھلم کھلا............نہیں کر سکتے۔

۶) یہود............کو قتل کرتے تھے۔

۷) یہود پر............لازم کر دی گئی ہے۔

۸) یہود کو عزت............قبول کرنے سے ملے گی۔

اسلام کا چراغ

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِأَفْوَاھِھِمْ، وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ، ھُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ، وَ لَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ . (الصف: ۸-۹)

ترجمہ:

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مارکر) بجھا دیں، حالاں کہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا، اگرچہ کافر (کیسے ہی) ناخوش ہوں، وہ (اللہ ایسا ہے) جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا، تاکہ اسے (باقی) تمام دینوں پر غالب کرے، اگرچہ مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔

☆ ان آیات میں اسلام کے مخالفین کے لئے سخت مایوسی ہے کہ وہ اسلام کے چراغ کو ہرگز نہیں بجھا سکتے ہیں۔

☆ اسلام کے چراغ کو اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو روشن کیا ہے، کوئی شخص پھونک مار کر یا کسی بھی طریقہ سے سورج اور چاند کی روشنی کو بجھا نہیں سکتا، اسی طرح دین اسلام کی روشنی کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔

☆ اسلام کی روشنی تو پوری دنیا میں پھیل کر رہے گی اور اس کی روشنی کم ہونے کے بجائے بڑھتی

رہے گی اور دین اسلام تمام ادیان پر غالب آ کر رہے گا۔

☆ آج کسی بھی مذہب میں صلاحیت نہیں ہے کہ وہ اپنی فکر، سائنس، فلسفہ، علم، اخلاق اور دلائل کے ذریعہ اسلام پر غلبہ اور برتری حاصل کر سکے۔

ا سوالات:

۱) کافر لوگ کیا چاہتے ہیں؟

۲) اللہ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کیا دے کر بھیجا تھا؟

۴) دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے کس پر غالب کیا ہے؟

۵) سخت مایوسی کن کے لئے ہے؟

۶) اسلام کے چراغ کو کس نے روشن کیا ہے؟

۷) اسلام کے چراغ کو کس طرح مثال دے کر سمجھایا گیا ہے؟

۸) اسلام کی روشنی کہاں پھیلے گی؟

۹) دین اسلام کس پر غالب آئے گا؟

۱۰) اسلام کو دوسرے مذاہب پر کس طرح برتری حاصل ہے؟

۱۱) دوسرے مذاہب میں کیا صلاحیت نہیں ہے؟

کائنات کی تسخیر

وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً مِّنْهُ، إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ . (الجاثية: ١٣)

ترجمہ:

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا، جو لوگ غور کرتے ہیں، ان کے لئے اس میں (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

☆ کسی چیز کو مسخر کرنے کی دو صورتیں ہیں:

(۱) وہ چیز اس کے تابع کردی جائے کہ وہ اس کا جس طرح چاہے استعمال کرے، جیسے: ہوا، پانی، مٹی، نباتات، معدنیات اور مویشی وغیرہ۔

(۲) کسی چیز کو ایسے ضابطہ کا پابند کردیا جائے جو کسی کے لئے نفع بخش ہو جائے اور اس کے مفاد کی خدمت کرتی رہے، جیسے: چاند، سورج وغیرہ۔

☆ اگر انسان غور کرے تو بہ خوبی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کائنات کی ساری چیزیں انسان کے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں اور یہ ہمارے کام میں لگی ہوئی ہیں، تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اللہ کے کام میں لگے رہیں، ہمیشہ اللہ کی فرماں برداری کریں اور اللہ کی نافرمانی سے ہر وقت بچتے رہیں۔

ا سوالات :

۱) اللہ نے کن چیزوں کو انسان کے کام میں لگا دیا ہے؟

۲) کن لوگوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں؟

۳) تسخیر کی کتنی صورتیں ہیں؟

۴) پہلی صورت کیا ہے؟

۵) دوسری صورت کیا ہے؟

۶) انسان غور کر کے کیا سمجھ سکتا ہے؟

۷) ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

منازل فلکی

هُوَ الَّـذِيْ جَـعَـلَ الشَّـمْـسَ ضِيَاءً وَّ الْقَمَرَ نُوْراً وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَـوْمٍ يَّـعْـلَـمُـوْنَ، إِنَّ فِـي اخْتِلَافِ الـلَّيْـلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ . (یونس: ٥-٦)

ترجمہ :

وہی تو ہے جس نے سورج کو چمک دار اور چاند کو روشن بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (کاموں کا) حساب معلوم کرلیا کرو، یہ سب کچھ حکمت (اور مصلحت) کے ساتھ پیدا کیا ہے، جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ (اپنی قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے، بلاشبہ رات اور دن کے آنے جانے میں اور ان تمام چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کے لئے اس کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں جو ڈرتے ہیں۔

☆ سورج پوری کائنات کو روشن کرتا ہے، چاند سورج کی روشنی سے منور ہے۔

☆ چاند سورج کی روشنی حاصل کرکے بارہ برجوں میں ۲۸/ منازل فلکی طے کرتا ہے۔

☆ چاند اور سورج کی گردش سے شمسی و قمری مہینے اور سالوں کا حساب لگایا جاتا ہے اور موسموں کا تعین کیا جاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے کائنات کا سارا نظام بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو کیا اس نے انسان کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں لے گا؟

☆ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے مظاہر میں ہر طرف اپنی نشانیاں پھیلا دی ہیں، لیکن ان نشانیوں سے حقیقت تک وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں جو جاہلانہ تعصب سے پاک ہو کر علم حاصل کریں، ان کے اندر غلطی سے بچنے کا اور صحیح راستہ تک پہنچنے کا جذبہ ہو۔

I سوالات:

۱) اللہ نے سورج اور چاند کو کیا بنایا ہے؟

۲) سورج اور چاند کی روشنی میں کیا فرق ہے؟

۳) چاند کتنے منازل فلکی طے کرتا ہے؟

۴) چانداور سورج کی گردش سے کیا فائدے ہیں؟

۵) کائنات کے نظام سے کیا سبق ملتا ہے؟

۶) کائنات کی نشانیوں سے حقیقت تک کون لوگ پہنچتے ہیں؟

II صحیح جوڑ لگائیے!

سورج	۲۸
چاند	مہینے اور سال
برج	چمک دار
منازل فلکی	روشن
چانداور سورج کی گردش	۱۲

حیرت انگیز کارنامے

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ، فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَ جَعَلَ اللَّيْلَ سَكَناً وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَاناً، ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ، وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ، قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ، وَ هُوَ الَّذِيْ أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ، قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ.

وَ هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِباً، وَ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ جَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهاً وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ، أُنْظُرُوْا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَ يَنْعِهِ، إِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ . (الأنعام: ٩٥-٩٩)

ترجمہ :

بے شک اللہ نے دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر ان سے درخت اُ گاتا ہے، وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، اور بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے، اوراسی نے (تمہارے لئے) رات کو راحت وسکون کا سامان بنایا اور سورج و چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا، یہ اس کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے، جو (سب پر)

غالب اور علم والا ہے، اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ بیابانوں اور سمندر کے اندھیروں میں ان کے ذریعہ راستہ معلوم کرو، بلاشبہ علم والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کردی ہیں، اور وہی ہے جس نے تم کو ایک شخص (یعنی آدم) سے پیدا کیا، پھر (تمہارے لئے) ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سپرد ہونے کی جگہ، بلاشبہ سمجھنے والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کردی ہیں۔

اور وہی ہے جس نے آسمانوں سے پانی برسایا، (اور فرمایا کہ دیکھو!) پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا، پھر اس سے سبز شاخیں نکالیں ،جن سے ایک دوسرے کے ساتھ گتھے ہوئے دانے پیدا کرتے ہیں اور اسی طرح کھجور کے درخت سے (بھی پھل پیدا ہوتے ہیں)،جس کے گچھے سے خوشے جھکے پڑتے ہیں، اور (اسی پانی سے ہم نے) انگوروں کے باغ (پیدا کئے) اور زیتون اور انار (بھی) جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے، ان کے پھلوں کو دیکھو جب درختوں میں لگتے ہیں اور ان کے پکنے کو دیکھو! بلاشبہ ان میں لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (اللہ کی قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

☆ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حیرت انگیز کارناموں کا ذکر کیا ہے،جن کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

☆ آسمان، زمین، چاند،سورج، ستارے، ابر اور ہوا سب انسان کی ضروریات کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں۔

☆ کائنات کا سارا انتظام مقررہ اصول اور ضابطہ کے مطابق اللہ ہی کے حکم سے جاری ہے۔

☆ کائنات کا سارا نظام اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قدم قدم پر اپنے وجود کی نشانیاں چھوڑ رکھی ہیں، مگر ان نشانیوں سے اللہ کی حقیقت تک پہنچنا جاہلوں، غافلوں اور نافرمانوں کے بس میں نہیں ہے، اس دولت سے وہ لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں جو غور و فکر اور سمجھ بوجھ کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور علمی طریقہ پر نظام کائنات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

ا سوالات:

ا) پہلی اور دوسری آیات میں اللہ کے کن کارناموں کو بیان کیا گیا ہے؟

۲) ستاروں سے کیا فائدہ ہے؟

۳) گتھے ہوئے دانے کون سے پودے میں ہوتے ہیں؟

۴) آیت میں اللہ تعالیٰ نے کون کون سے پھلوں کا ذکر کیا ہے؟

۵) آسمان، زمین، چاند، سورج وغیرہ کس کام میں لگے ہوئے ہیں؟

٦) کائنات کا سارا نظام کس طرح چل رہا ہے؟

۷) کائنات کا سارا نظام کس بات کی گواہی دیتا ہے؟

۸) اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر کیا چھوڑ رکھی ہیں؟

۹) اللہ کی نشانیوں سے کون لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں؟

انسان کی صورت گری

إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَخْفىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لاَ فِي السَّمَاءِ، هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

(آل عمران: ٥)

ترجمہ:

بے شک اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، وہی تو ہے جو (ماؤں کے) رحم میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

☆ جس طرح کائنات کی ہر چیز پر اللہ کی قدرت ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے واقف ہے، وہ کائنات کی ہر مخلوق کو رزق پہنچاتا ہے اور اس کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔

☆ جب انسان ماں کے رحم میں ہوتا ہے تو اس کی شکل وصورت وہی بناتا ہے اور اسے رزق پہنچاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی صورت الگ الگ بنائی ہے اور اللہ ہی کا کمال ہے۔

☆ انسان کی فطرت کو اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے، خود انسان بھی اپنی فطرت کے بارے میں اللہ سے بہتر نہیں جان سکتا ہے، لہٰذا اللہ کی رہنمائی کے بغیر وہ اپنی فطرت پر باقی نہیں رہ سکتا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے استقرار حمل سے پیدائش تک نہ صرف انسان کی جسمانی ضروریات پوری کیں، بلکہ پیدائش سے لے کر موت تک زندگی گزارنے کا طریقہ اور سلیقہ بھی بتایا کہ پوری کائنات کا خالق، مالک، پروردگار اور معبود ایک اللہ ہی ہے، پوری زندگی اسی کی عبادت کی جائے اور اس کی نافرمانی و سرکشی سے بچا جائے۔

I سوالات:

۱) اللہ تعالیٰ سے کونسی چیز پوشیدہ نہیں؟

۲) ماں کے پیٹ میں بچہ کی تصویر کون بناتا ہے؟

۳) آیت میں اللہ کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۴) کائنات کی ہر چیز پر کس کی قدرت ہے؟

۵) کائنات کی ہر چیز سے کون واقف ہے؟

٦) کائنات کی ہر مخلوق کی ضروریات کون پوری کرتا ہے؟

۷) ماں کے رحم میں بچہ کو رزق کون پہنچاتا ہے؟

۸) انسان کی فطرت کو زیادہ بہتر کون جانتا ہے؟

۹) کس کے بغیر انسان فطرت پر باقی نہیں رہ سکتا ہے؟

۱۰) اللہ نے انسان کی جسمانی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ کون سا طریقہ بتایا؟

II عملی کام:

انسان پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا احسانات ہیں؟ بیان کیجئے!

نماز کے آداب

حَافِظُوۡا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلاةِ الۡوُسۡطیٰ، وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قَانِتِيۡنَ.

(البقرۃ: ۲۳۸)

ترجمہ:

(مسلمانو!) نمازوں کی حفاظت اور پابندی کرو، خاص کر بیچ کی نماز (یعنی عصر) کی اور نماز میں اللہ کے حضور میں نہایت ادب سے کھڑے رہا کرو۔

☆ تمام نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے اور وقت پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہئے۔

☆ خاص طور پر عصر کی نماز کا خیال رکھنا چاہئے، کیوں کہ عام طور پر عصر کے وقت بچے اسکول سے گھر لوٹتے ہیں، بڑے نوکری سے گھر آ کر آرام کرتے ہیں یا راستہ میں رہتے ہیں۔

☆ عصر کے وقت گھومنے والے گھومنے میں مصروف رہتے ہیں اور کاروبار والے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں، اگر نماز سے ذرا دھیان ہٹ جائے تو نماز کا وقت نکل سکتا ہے۔

☆ عصر کی نماز میں خاص طور پر تاخیر نہیں کرنی چاہئے، کیوں کہ سورج کا رنگ پیلا ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ حدیث میں سورج پیلا ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھنے والوں کو منافق کی نماز کہا گیا ہے۔

☆ نماز میں ادب اور سکون کے ساتھ رہنا چاہئے، نماز میں بات کرنے سے نماز ٹوٹ (فاسد) ہو جاتی ہے، نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ ہے، نماز میں ہاتھ پاؤں ہلانا مکروہ ہے، نماز میں بہت زیادہ حرکت کرنے اور خارجی کام سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

I سوالات :

۱) آیت میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟
۲) نماز کی پابندی کس طرح کرنی چاہئے؟
۳) کون سی نماز کا خیال رکھنا چاہئے؟
۴) عصر کے وقت بچوں اور بڑوں کی کیا مصروفیت رہتی ہے؟
۵) کون سی نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے؟
۶) کس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے؟
۷) حدیث میں منافق کی نماز کس کو کہا گیا ہے؟
۸) نماز کس طرح پڑھنا چاہئے؟
۹) کن صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے؟
۱۰) کن صورتوں میں نماز مکروہ ہے؟

II ایک لفظ جواب دیجئے !

☆ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا (............)
☆ نماز میں بات کرنے کا حکم (............)
☆ نماز میں ہاتھ پاؤں سے حرکت کرنا (............)
☆ نماز میں خارجی کام کا حکم (............)
☆ سورج پیلا ہونے کے بعد عصر پڑھنا (............)
☆ اس نماز کا خاص خیال رکھنا چاہئے (............)

جمعہ کے آداب

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَ اذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (الجمعة: ٩-١٠)

ترجمہ:

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی خطبہ اور نماز) کے لئے جلدی کرو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھو، پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو جائے تو زمین پر چلو پھرو اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو، اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

☆ جمعہ کی اذان سے پہلے نہا دھو کر جمعہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

☆ جمعہ کی اذان کے بعد فوراً خطبہ کے لئے مسجد جانا چاہئے۔

☆ جمعہ کے دن صرف نماز ہی نہیں بلکہ نماز سے پہلے خطبہ ضروری ہے، اس لئے خطبہ سننے کے ارادے سے جلد مسجد جانا چاہئے۔

☆ جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت، کاروبار یا نماز کی تیاری کے علاوہ دوسرے کام کرنا ناجائز ہے۔

☆ نماز کے بعد اپنے کام میں لگ جانے کی اجازت ہے، لیکن جمعہ کی اذان کے بعد نماز کی تیاری کے علاوہ دوسرے کام کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ کاروبار کے وقت بھی اللہ کو یاد رکھنا چاہیے اور حرام و ناجائز طریقہ پر کاروبار نہیں کرنا چاہیے۔

سوالات:

۱) اللہ تعالیٰ نے جمعہ سے پہلے کیا حکم دیا ہے؟

۲) اللہ نے جمعہ کے بعد کیا حکم دیا ہے؟

۳) جمعہ کی اذان سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

۴) جمعہ کی اذان کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

۵) نماز جمعہ سے پہلے کیا ضروری ہے؟

۶) کس ارادے سے مسجد جانا چاہیے؟

۷) جمعہ کی اذان کے بعد کیا کام ناجائز ہے؟

۸) نماز کے بعد کیا کام کرنے کی اجازت ہے؟

۹) کاروبار کے وقت کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

سات سودانے

مَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ أَمۡوَالَهُمۡ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۡبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِيۡ كُلِّ سُنۡبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ، وَ اللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ، وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ. (البقرة: ٢٦١)

ترجمہ:

جولوگ اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرتے ہیں، ان (کے دل) کی مثال اس دانہ کی سی ہے جس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سودانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے۔

☆ اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرکے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مال برباد ہوگیا، بلکہ اللہ کے راستہ میں دیئے جانے والے مال کا ایک ایک دانہ محفوظ ہوجاتا ہے اور ہر دانہ کے بدلہ سات سودانے اور اس سے زیادہ بھی اللہ تعالیٰ عطافرماتے ہیں۔

☆ اللہ کے راستہ میں جس قدر خلوص اور پاکیزہ جذبہ سے خرچ کیا جائے گا، اسی قدر ثواب حاصل ہوگا۔

☆ جس طرح دانے سے دانے نکلتے ہیں اور تجارت میں پیسے سے پیسے بنتے جاتے ہیں، اسی طرح اللہ کے راستہ میں پیسے خرچ کرنے سے وہ بڑھتے رہتے ہیں۔

☆ جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو حلال مال ہی قبول کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سیدھے ہاتھ سے قبول کرتا ہے، پھر اس کے مالک کے لئے اس کی پرورش کرتا ہے، جیسا کہ کوئی گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

I سوالات:

۱) اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی مثال کیسی ہے؟

۲) اللہ کے راستہ میں مال کس طرح محفوظ ہو جاتا ہے؟

۳) کس طرح خرچ کرنے سے زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے؟

۴) اللہ کے راستہ میں مال کس طرح بڑھتا ہے؟

۵) حدیث میں کیا کہا گیا ہے؟

II جوڑیاں ملائیے!

(۱) ایک دانہ	بڑی وسعت والا
(۲) ایک کھجور کا ثواب	حلال مال
(۳) اللہ	سات سو دانے
(۴) قبول ہوتا ہے	پہاڑ کے برابر

اجتماعیت کی اہمیت

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ، وَ سَاءَ تْ مَصِيْراً. (النساء: ١١٥)

ترجمہ :

جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے گا اور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے گا،تو ہم اسے اسی طرف لے جائیں گے جس طرف جانا اس نے پسند کیا ہے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

☆ رسول کی مخالفت اور مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ دوسرے راستہ کی پیروی کرنے سے انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

☆ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کسی ایمان دار مرد اور ایمان دار عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کردے تو وہ اس بات میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

☆ ہمیں مسلمانوں کی اجتماعیت کو برقرار رکھنا چاہئے اور مسلمانوں سے علاحدہ ہو کر کوئی کام

ہیں کرنا چاہئے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرتے، جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے، جو جماعت سے الگ ہوا وہ الگ ہو کر جہنم میں چلا جائے گا۔

(ترمذی)

تم بڑی جماعت (سوادِ اعظم) کی پیروی کرو، کیوں کہ جو جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں وہ جہنم میں بھی تنہا ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جیسے بکری کا بھیڑیا ہوتا ہے، جو الگ، دور اور کونے میں رہنے والی بکری کو کھا لیتا ہے، تم گھاٹیوں والے راستے سے بچو اور جماعت اور عوام کے ساتھ رہو۔ (احمد)

☆ ایک حدیث میں سخت وعید آئی ہے:

جو جماعت سے ایک بالشت الگ ہوا تو گویا اس نے اسلام کے پھندے کو اپنی گردن سے اُتار پھینک دیا۔ (احمد، ابوداؤد)

سوالات:

۱) کس طرح انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے؟

۲) ہمیں کس چیز کو برقرار رکھنا چاہئے؟

۳) مومن مرد اور عورت کو کس بات کا حق نہیں ہے؟

۴) اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۵) جماعت سے الگ ہونے والے کے بارے میں کیا وعید ہے؟

عدل وانصاف

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِيْنَ، إِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيْراً فَاللّٰهُ أَوْلىٰ بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُوْا الْهَوىٰ أَنْ تَعْدِلُوْا وَ إِنْ تَلْوُٗا أَوْ تُعْرِضُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْراً. (النساء: ١٣٥)

ترجمہ :

اے ایمان والو! انصاف پر قائم کرنے والے بنو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو، خواہ (یہ گواہی) تمہارے اپنے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اگر کوئی مال دار ہے یا محتاج تو اللہ سب سے بڑھ کر ان کا خیر خواہ ہے، تو تم نفسانی خواہش کے پیچھے چل کر انصاف کو نہ چھوڑ بیٹھو اور اگر دبی زبان سے گواہی دو گے یا گواہی سے بچنا چاہو گے تو یاد رکھو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

☆ مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خود انصاف کریں اور دوسروں کو انصاف دلائیں اور سماج سے ناانصافی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

☆ انصاف کی بنیاد سچی گواہی پر ہے، عدالت میں گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے، اگر گواہ سچی گواہی نہیں دیں گے تو جج انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتا ہے۔

☆ گواہی صرف اللہ کی خوشی کی خاطر اور صرف اللہ سے ڈرتے ہوئے دینا چاہئے۔

☆ گواہی دیتے وقت والدین، رشتہ دار اور امیر و غریب کی رعایت نہیں کرنی چاہئے، جھوٹی گواہی دے کر کسی کی خیر خواہی بھی گناہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی خیر خواہ نہیں ہے۔

I سوالات:

ا) اللہ نے کیا حکم دیا ہے؟

۲) گواہی کس کی خوشی کی خاطر دینا چاہئے؟

۳) گواہی دیتے وقت کن کی رعایت نہیں کرنی چاہئے؟

۴) جھوٹی گواہی دینا کیسا ہے؟

۵) سب سے بڑا خیر خواہ کون ہے؟

۶) مسلمانوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

۷) انصاف کی بنیاد کس پر ہے؟

۸) عدالت میں کس بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے؟

۹) کس صورت میں جج انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتا ہے؟

II خالی جگھوں کو پر کیجئے!

☆ انصاف کی بنیاد............ پر ہے۔

☆ عدالت میں............ کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے؟

☆ اگر گواہ سچی گواہی نہیں دیں گے تو جج............ کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکے گا۔

بھلائی اور برائی

وَ لاَ تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لاَ السَّيِّئَةُ إِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ، فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ. (حمٰ السجدة: ٣٤)

ترجمه:

بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی ،تم (مخالف کو) ایسے طریقہ سے جواب دو جو بہت اچھا ہو(ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ وہ شخص جس میں اورتم میں دشمنی تھی، گویا جگری دوست بن گیا ہے۔

☆ بھلائی اور برائی دونوں کا اثر یکساں نہیں ہوتا، بھلائی کا اثر بھلا اور برائی کا اثر برا ہے۔

☆ اسلام کی مخالفت کرنے والوں کی شرارت کا جواب اگر نیکی اور بھلائی سے دیا جائے تو اسلام کے مخالف اور ہٹ دھرم لوگوں کا دل نرم پڑ جائے گا اور مخالفت کی آگ ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

☆ مخالف کی برائی کا جواب محض نیکی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی نیکی سے دینا چاہئے۔

☆ ایک داعی کو برائی کا جواب اس طرح دینا چاہئے:

سختی کے جواب میں	نرمی
گالی کے جواب میں	دعاءِ خیر
غصہ کے جواب میں	تحمل
نقصان کے جواب میں	نفع

☆ تم تجربہ کرکے دیکھو ، اس طرح اسلام کے دشمن اور تمہارے دشمن دوست بن جائیں گےاور اپنی برائیوں پر شرمندہ ہوں گے۔

☆ مخالفین اور ہٹ دھرم لوگوں کو طاقت کی تلوار سے سیدھا نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اخلاق کی تلوار اور اخلاقی وار سے ہی ان کو دوست اروا اسلام کا ہمدرد بنایا جاسکتا ہے۔

I سوالات :

۱) مخالف کو کس طرح جواب دینا چاہیئے ؟

۲) اس سے کیا فائدہ ہوگا ؟

۳) بھلائی اور برائی کا اثر کیا ہوتا ہے؟

۴) مخالف کی برائی کا جواب کس طرح دینا چاہیئے ؟

۵) مخالف کی شرارت کا جواب کس طرح دینا چاہیئے ؟

۶) داعی کو برائی کا جواب کس طرح دینا چاہیئے ؟

۷) ہٹ دھرم لوگوں کو کس طرح سیدھا کیا جاسکتا ہے؟

II جوڑیاں ملائیے !

سختی کا جواب	دعاء خیر
غصہ کا جواب	نرمی
گالی کا جواب	نفع
نقصان کا جواب	تحمل

III عملی کام :

اگر کسی سے دشمنی ہو تو اس کے ساتھ بہتر سلوک کر کے اسی کو دوست بنانے کی کوشش کرو۔

نرم دلی

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ، فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ، فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ. (آل عمران: ١٥٩)

ترجمہ:

(اے پیغمبر!) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان کے حق میں نرم دل ہو اور اگر تم سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کو معاف کرو اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو، پھر جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ رکھو، بیشک اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ اپنی اُمت پر بڑے شفیق اور مہربان تھے، اس لئے بھی صحابہ آپ پر جان چھڑکتے تھے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا: **و إنك لعلى خلق عظيم** (ن: ٤) بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بااخلاق تھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔''

☆ ہمیں سب کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ، ورنہ کوئی ہم سے قریب نہ ہوں گے، بداخلاق بچے سے کوئی بات کرنا یا دوستی کرنا پسند نہیں کرتا ہے۔

☆ دوسرے کو معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں۔

☆ اپنے ساتھیوں اور بڑوں سے مشورہ کرنا اچھی عادت ہے، مشورہ سے کام کرنے والا نقصان اور شرمندگی سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ مشورہ میں جب ایک بات طے ہو جائے تو پھر اللہ پر بھروسہ کر کے وہ کام شروع کر دینا چاہیئے ، انشاء اللہ ایسے کام کا اچھا نتیجہ سامنے آئے گا۔

سوالات:

۱) اللہ کے رسول ﷺ کیسے تھے؟

۲) اگر آپ سخت مزاج ہوتے تو کیا ہوتا؟

۳) اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو کن کن باتوں کا حکم دیا؟

۴) اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

۵) اچھے اخلاق کے بارے میں آپ نے کیا فرمایا ہے؟

۶) کیسے بچے سے کوئی بات کرنا یا دوستی کرنا پسند نہیں کرتا؟

۷) اللہ تعالیٰ کس کو پسند کرتے ہیں؟

۸) اچھی عادت کیا ہے؟

تقویٰ اورتوکل

وَ مَـنْ یَّتَقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجاً، وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لاَ یَحْتَسِبُ، وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ، اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْراً. (الطلاق: ٢-٣)

ترجمہ :

جوکوئی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ کے لئے (مشکلات سے) نجات کی شکل نکال دے گا، اوراس کوایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہواور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہوگا، بے شک اپنے کام کوجس طرح چاہے پورا کر کے رہتا ہے، اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

☆ ہر حال میں اللہ سے ڈرنا چاہئے اوراس کے احکام پر چلنا چاہئے ، چاہے مصیبت میں مبتلا ہو یا مالی مشکلات سے دوچار ہو یا خوش حالی ہو۔

☆ تقویٰ اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ مصیبت سے بھی نجات عنایت فرمائیں گے اور روزی کے دروازے کھول دیں گے۔

☆ مصیبت اور مالی تنگی کے وقت تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے ، مالی پریشانی کے وقت حرام طریقہ سے مال حاصل نہیں کرنا چاہئے۔

☆ اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے ، اللہ تعالیٰ حلال طریقہ سے مال حاصل کرنے کا راستہ کھول

دے گا، کیوں کہ اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تنگی اور آسانی کا وقت مقرر ہے، اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کو تنگی میں گھبرانا نہیں چاہئے۔

☆ اللہ کا خوف اور اللہ پر بھروسہ دنیا و آخرت کے خزانوں کی کنجی اور تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے، ان سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، دنیا و آخرت کی دولت ہاتھ آتی ہے اور دلی سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے۔

I سوالات:

۱) اللہ سے ڈرنے والوں کو اللہ کس طرح نوازتے ہیں؟

۲) اللہ پر بھروسہ کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

۳) کن حالتوں میں اللہ سے ڈرنا چاہئے؟

۴) تقویٰ اختیار کرنے سے کیا فائدے ہیں؟

۵) مالی تنگی اور پریشانی کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۶) ''اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے''، اس کا مطلب بتائیے!

۷) دنیا و آخرت کے خزانوں کی کنجی کیا ہے؟

II عملی کام:

تقویٰ اور توکل کے فائدے بیان کیجئے!

۱) ۲)

۳) ۴)

تہمت لگانے مذمت

إِنْ يَّرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (النور: ۲۳)

ترجمہ:

بے شک جو لوگ پاک دامن (اور برے کاموں سے) بے خبر ایمان دار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کو بڑا عذاب ہوگا۔

☆ پاک دامن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے۔

☆ حدیث میں سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے:

(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا

(۳) ناحق کسی انسان کو قتل کرنا (۴) سود کھانا

(۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد کے میدان سے بھاگ جانا

(۷) مومن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا

☆ دوسروں کو بے قصور رُسوا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی رُسوا کریں گے اور آخرت میں تو سخت رُسوائی اور سزا کریں گے۔

I سوالات:

۱) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والوں کا کیا انجام ہے؟

۲) گناہ کبیرہ کیا ہے؟

۳) ’’سات ہلاک کرنے والی چیزیں‘‘ کیا ہیں؟

۴) دوسروں کو بے قصور رُسوا کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا معاملہ کریں گے؟

II عملی کام:

(۱) گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ کی تعریف کیجئے!

(۲) چند گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ لکھ کر بتایئے!

پیٹ میں آگ بھرنے والے

إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَاراً، وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْراً. (النساء: ١٠)

ترجمہ:

بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں، وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

☆ جو لوگ یتیموں کا مال اوران کی جائداد ہڑپ کر کے کھا لیتے ہیں، گویا وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، یہی مال ان کو آگ میں لے جا کر داخل کردے گا۔

☆ حدیث میں ہے کہ سیدنا سعد بن ربیع کی اہلیہ اپنی دو بچیوں کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اورعرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سعد کی بچیاں ہیں، جو اُحد میں شہید ہو گئے ہیں، ان کے چچا نے پوری جائداد پر قبضہ کر لیا ہے اوران کے لئے ایک دانہ بھی نہیں چھوڑا ہے، اب ان بچیوں سے کون شادی کرے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے یتیموں کا حق ادا کرنے، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے اوران کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

☆ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا: میں اوریتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح قریب ہوں گے، آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا۔ (بخاری)

I سوالات:

۱) یتیموں کا مال کھانے والے حقیقت میں کیا کھا رہے ہیں؟

۲) یتیموں کا مال کھانے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

۳) اس آیت کی شانِ نزول کیا ہے؟

۴) رسول اللہ ﷺ نے کس بات کی تاکید فرمائی ہے؟

۵) آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟

II عملی کام:

اپنے اسکول اور محلّہ کے یتیم بچے بچیوں کی فہرست تیار کیجئے، ان کے ساتھ بہتر سلوک کیجئے اور اجتماعی طور پر مدد کے لئے فنڈ قائم کیجئے۔

حدیث

اسلام کو تفصیل سے سمجھنے اور اس کی پیروی کا حق ادا کرنے کے لئے رسول ﷺ کے فرمودات اور اعمال سے واقف ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ اس کے بغیر قرآن کریم کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ ذیل میں منتخب احادیث کو مناسب ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے؛ تا کہ طلبہ میں حدیث فہمی کا ذوق پیدا ہو۔

اسلام کا غلبہ

عَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَبْقىٰ عَلى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْـتُ مَـدَرٍ وَ لاَ وَبَـرٍ إِلاَّ أَدْخَـلَـهُ الـلّٰـهُ كَلِمَةَ الإِسْلاَمِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَ ذَلِّ ذَلِيْـلٍ، إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا، قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. (أحمد)

ترجمه :

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: سرزمین پر کوئی کچا پکا مکان باقی نہیں رہے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس میں اسلام کو داخل فرمادیں گے، عزت دینے والے کی عزت کے ساتھ ہو یا ذلیل کرنے والے کی ذلت کے ساتھ، یا تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت بخشیں گے کہ ان کو اہل اسلام میں شامل فرمادیں گے یا ان کو ذلیل کریں گے کہ وہ دین اسلام قبول کرلیں گے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: تب تو پورا کا پورا دین اللہ کے لئے ہوجائے گا۔

☆ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر گھر میں اسلام پہنچ جائے گا، خواہ شہر ہو یا دیہات یا جنگل اور خواہ پختہ مکان ہو یا کچا یا چمڑے اور کپڑے کے بنے ہوئے خیمے ہوں۔

☆ ''عزت دینے والے کی عزت کے ساتھ'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے ایمان کی توفیق دیں گے وہ بغیر جنگ یا قید کے ایمان قبول کرلے گا۔

☆ ''ذلیل کرنے والے کی ذلت کے ساتھ'' کا مطلب یہ ہے کہ اسلام سے انکار کرنے والے کے ساتھ اللہ کے حکم سے جنگ کی جائے گی یا انہیں قید کرلیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ چار و ناچار اسلام قبول کرلے گا

☆ عزت اور ذلت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، اللہ تعالیٰ مومنوں اور فرماں برداروں کو عزت سے نوازتا ہے اور کافروں اور نافرمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔

I زبانی سوالات:

۱) آخری زمانہ میں کیا ہوگا؟

۲) عزت اور ذلت کس کے ہاتھ میں ہے؟

۳) اللہ تعالیٰ کس کو عزت سے نوازتا ہے؟

۴) اللہ تعالیٰ کن کو ذلیل کرتا ہے؟

۵) حدیث کے راوی کون ہیں؟

II تحریری سوالات:

۱) حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے؟

۲) حدیث کا مطلب کیا ہے؟

۳) عزیز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کا کیا مطلب ہے؟

ایمان مفصل

عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لا يُؤْمِنُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِي وَ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ يُؤْمِنُ الْقَدَرَ. (ترمذي)

ترجمه :

سیدنا علی ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ چار باتوں پر ایمان لائے ، وہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ، اللہ نے مجھے حق دے کر بھیجا ، اور وہ مرنے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔

☆ مطلب یہ ہے کہ توحید، رسالت، آخرت اور تقدیر پر ایمان لائے بغیر کوئی مومن نہیں ہوسکتا۔

☆ دوسری حدیث میں ان چار کے علاوہ دو چیزیں اور بیان کی گئی ہیں، یعنی: تمام فرشتوں اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان ضروری ہے۔

☆ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے، اللہ کے برابر کوئی نہیں ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، اللہ کے علاوہ کسی دوسری کی عبادت کرنا، اس کو سجدہ کرنا، اس کے آگے نذر ونیاز پیش کرنا اور قربانی کرنا نیز مصیبت کے وقت اس کو

پکارنا توحید کے خلاف ہے اور شرک ہے۔

☆ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے اللہ کی نورانی مخلوق ہیں، وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے، اللہ نے ان کو جس کام پر مقرر کیا ہے، وہ اسی میں لگے رہتے ہیں۔

☆ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جو کچھ ان کتابوں میں فرمایا ہے وہ حق ہے، لیکن قرآن شریف کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کردی ہے، اس لئے وہ کتابیں منسوخ ہیں، اب صرف قرآن کے حکم پر عمل کرنا واجب ہے۔

☆ تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے کہ رسول کو اللہ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اور اصلاح کے لئے چنا تھا، تمام انبیاء نے اللہ کا پیغام ٹھیک لوگوں تک پہنچادیا۔

☆ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت آنے پر سارے لوگ مرجائیں گے، پوری دنیا تباہ ہوجائے گی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سارے انسان کو دوبارہ زندہ کریں گے، ان سے ان کے اعمال کا حساب وکتاب لیا جائے گا، جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں جائیں گے اور جن کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔

☆ تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اچھی یا بری جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہوکر رہے گی، انسان اپنی یا دوسرے کی تقدیر بدل نہیں سکتا، انسان کو اپنی تقدیر پر راضی رہنا چاہئے۔

ا زبانی سوالات:

۱) حدیث کا کیا مطلب ہے؟

۲) ان چار کے علاوہ اور کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

۳) فرشتے کیسے ہیں؟

۴) آسمانی کتابوں میں سے کس کتاب پر عمل کرنا ضروری ہے؟

II تحریری سوالات:

(۱) توحید کا کیا مطلب ہے؟

(۲) فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

(۳) تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

(۴) تمام رسولوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟

(۵) آخرت پر ایمان لانے کی وضاحت کریں۔

(٦) تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب بیان کریں۔

III زبانی کام:

تعلیم الاسلام سے ایمان مجمل اور ایمان مفصل ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

ہر کچھ تقدیر سے ہے

كُلُّ شَىْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعِجْزَ وَ الْكَيْسَ. (مسلم)

ترجمہ:

ہر چیز تقدیر سے ہے، یہاں تک کہ ناکامی اور چالاکی۔

☆ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ہر کام تقدیر سے ہوتا ہے، کامیابی اور ناکامی تقدیر سے ہے، دنیا میں کوئی بھی ناکام ہونا نہیں چاہتا۔

☆ ایک شخص سستی اور کاہلی کی وجہ سے ناکام ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر ہی ایسی بنائی ہے۔

☆ ایک شخص اپنی چالاکی اور ذہانت سے کامیاب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر ایسی بنائی اور اس کو ذہانت عطا کی ہے۔

☆ انسان کو اپنی محنت، طاقت اور صلاحیت بھر کوشش کرنی چاہیئے اور نتیجہ کو تقدیر پر چھوڑنا چاہیئے، اگر تقدیر میں کامیابی ہوگی تو کامیابی ملے گی، اور اگر تقدیر میں ناکامی ہوگی تو ناکامی ہوگی۔

☆ کوشش کیئے بغیر تقدیر کا شکوہ کرنا غلط ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى، وَ اِنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى.

(النجم: ۳۹-۴۰)

انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ کوشش کرے اور اس کی کوشش بہت جلد دیکھی جائے۔

I زبانی سوالات :

۱) تقدیر سے کیا کیا چیز ہے؟

۲) حدیث کا مطلب بیان کیجئے ؟

۳) آدمی ناکام کیوں ہوتا ہے؟

۴) آدمی کس طرح کامیاب ہوتا ہے؟

۵) کامیابی کے لئے انسان کو کیا کرنا چاہئے ؟

۶) تقدیر کا شکوہ کرنا کیسا ہے؟

۷) اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) تقدیر کے سلسلہ میں قرآن وحدیث سے کیا راہنمائی ملتی ہے؟

۲) تقدیر کے تعلق سے ہمارا کیا رویہ ہونا چاہئے ؟

III خالی جگھوں کو پر کیجئے !

۱) ہر چیز............سے ہے۔

۲) دنیا میں کوئی بھی............ہونا نہیں چاہتا۔

۳) کوشش کئے بغیر............کرنا غلط ہے۔

۴) انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ............کرے۔

سات ہلاک کرنے والی چیزیں

اِجۡتَنِبُوۡا السَّبۡعَ الۡمُوۡبِقَاتِ، قَالُوۡا: یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ! وَ مَا هُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرۡکَ بِاللّٰهِ وَ السِّحۡرَ وَ قَتۡلَ النَّفۡسِ الَّتِيۡ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالۡحَقِّ وَ أَکۡلَ الرِّبَا وَ أَکۡلَ مَالِ الۡیَتِیۡمِ وَ التَّوَلِّيۡ یَوۡمَ الزَّحۡفِ وَ قَذۡفُ الۡمُحۡصَنَاتِ الۡمُؤۡمِنَاتِ الۡغَافِلَاتِ. (بخاری و مسلم)

ترجمہ:

ہلاک کرنے والی سات چیزوں سے بچو، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ سات چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے میدان سے بھاگ جانا، پاک دامن، مومن اور بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔

☆ شرک سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا ظلم ہے۔

☆ جادو میں بھی عموماً شرکیہ کلمات ہوتے ہیں، اسی لئے یہ بھی شرک کے حکم میں ہے، نیز جادو کے ذریعہ کسی کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے اور دھوکہ دے کر لوگوں سے مال حاصل کیا جاتا ہے۔

☆ ناحق کسی ایک انسان کو قتل کرنا پورے انسان کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

☆ سود کھانا بھی بہت بڑا گناہ اور لوگوں پر ظلم ہے، سود کھانے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔

☆ یتیم کا مال ہڑپ لینا پیٹ میں انگارے رکھنے کے برابر ہے۔

☆ میدان جہاد سے بھاگ جانا بزدلی کی علامت ہے، میدان جہاد سے بھاگنے سے دوسرے مسلمانوں کے حوصلے پست ہوں گے اور کافروں کے حوصلے بلند ہوں گے۔

☆ پاک دامن عورتوں یا مردوں پر تہمت لگانے والوں پر دنیا و آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہوگی اور ان کو سخت سزا دی جائے گی۔

سوالات:

۱) ہلاک کرنے والی کتنی چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے؟

۲) سب سے بڑا گناہ اور ظلم کیا ہے؟

۳) ناحق کسی ایک انسان کو قتل کرنا کیسا ہے؟

۴) سود کھانا کیسا ہے؟

۵) یتیم کا مال کھانا کیسا ہے؟

۶) بزدلی کی علامت کیا ہے؟

۷) جادو میں کیا کیا خرابیاں ہیں؟

۸) میدان جنگ سے بھاگنے سے کیا نقصان ہے؟

۹) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والوں کا کیا انجام ہے؟

سنت سے محبت

وَ عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِيَ وَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لأَحَدٍ فَافْعَلْ، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! وَ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَ مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَ مَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ. (ترمذی)

ترجمہ:

سیدنا انس ﷛ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ تم صبح وشام اس طرح رہو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بد خواہی نہ ہو تو ایسا ہی کرو، پھر فرمایا: اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے، اس نے یقیناً مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

☆ ہمیں سب کے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہیے، کسی کے ساتھ بد خواہی نہیں کرنی چاہیے، اور تمام حقوق اور ادب کا پاس ولحاظ رکھنا چاہیے، ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نصیحت (خیر خواہی) دین کی بنیاد ہے، صحابہ نے پوچھا: کن کے لئے خیر خواہی ہے؟ فرمایا: اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لئے۔'' (مسلم)

☆ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔" (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے دھوکہ اور بدخواہی سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ "جو دھوکہ اور بدخواہی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔" (بخاری و مسلم)

☆ سنت کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے، نبی کی سنت سے محبت نبی سے نزدیکی کی علامت ہے اور سنت کو چھوڑنے پر نبی سے دوری ہوگی۔

I زبانی سوالات:

۱) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو کس بات کی نصیحت کی؟

۲) نصیحت کیا ہے؟

۳) دھوکہ دینے والا کیسا ہے؟

۴) کس چیز کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے؟

۵) سنت سے محبت کس بات کی علامت ہے؟

۶) سنت چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) سنت کے کیا فائدے ہیں؟

۲) نصیحت سے متعلق حدیث میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

حدیث دوسروں کو بتاؤ!

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ آيَةً، وَ حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَ لاَ حَرَجَ وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری)

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری بات پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو، اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ جو میری نسبت جھوٹ کہے اس کو جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالینا چاہیئے۔

☆ نصیحت اور بھلائی کی ایک بات بھی انسان کے لئے بہت مفید اور قیمتی ہوتی ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی ہر ہر حدیث ہمارے لئے قیمتی سرمایہ ہے۔

☆ ہمیں صرف حدیث پڑھ لینے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ اسے دوسروں سے بتانا چاہیئے۔

☆ ہمیں وہی حدیث بتانی چاہیئے جو ہمیں صحیح طور پر یاد ہو اور جس کا مطلب ہمیں معلوم ہو۔

☆ جس حدیث کے بارے میں شک ہو ایسی حدیث بیان نہیں کرنی چاہیئے۔

☆ اپنی یا کسی دوسری کی بات کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا بہت بڑا جھوٹ اور سخت گناہ ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی بات قانون شرعی کا درجہ رکھتی ہے اوراس پر شریعت کی بنیاد ہے، اپنی یا دوسرے کی بات رسول کی طرف منسوب کرنے والا قانون شریعت سے مذاق کرتا ہے۔

☆ البتہ پچھلی قوموں کے سبق آموز واقعات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

I زبانی سوالات:

ا) ہمارے لئے قیمتی سرمایہ کیا ہے؟

۲) ہمیں کیسی حدیث دوسروں سے بتانا چاہئے؟

۳) اگر حدیث کے بارے میں شک ہوتو کیا کرنا چاہئے؟

۴) نصیحت کی ایک بات بھی کیسی ہوتی ہے؟

II تحریری سوالات:

ا) حدیث میں کیا تین باتیں بتائی گئی ہیں؟

۲) حدیث کے بارے میں جھوٹ بولنے سے کیا نقصانات ہیں؟

III خالی جگھوں کو پر کیجئے!

☆ رسول کی بات............کا درجہ رکھتی ہے اوراسی پر شریعت کی............ہے۔

☆ رسول کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والا قانون شریعت سے............کرتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی ہر حدیث ہمارے لئے............ہے۔

علم کی آفت

آفَةُ الْعِلْمِ اَلنِّسْيَانُ، وَ إِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ أَهْلِهٖ ۔ (دارمی)

ترجمہ:

علم کی آفت بھول جانا ہے اور اس کو ضائع کرنا ہے کہ تم اس کو نا اہل سے بیان کرو۔

☆ بھول دو طرح کا ہوتا ہے:

(۱) ایک بھول طبعی ہے کہ انسان یاد رکھنے کی کوشش کے باوجود بھول جاتا ہے، اس پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

(۲) دوسرا بھول ایسا ہے جس سے بچنا انسان کے اختیار میں ہے۔

☆ بھول کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) بے توجہی (۲) عدم دلچسپی

(۳) یاد رکھنے کی کوشش نہ کرنا (۴) نوٹ بک میں نہ لکھنا

(۵) بغیر سمجھے پڑھنا اور یاد رکھنا (۶) اعادہ نہ کرنا

☆ بھولنے سے بچنے کے لئے علم حاصل کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(۱) توجہ دینا (۲) مضمون میں دلچسپی لینا

(۳) سمجھ کر پڑھنا اور یاد رکھنا (۴) نوٹس تیار کرنا

(۵) اسباق کا اعادہ (Revise) کرنا۔

☆ لوگوں سے ان کی سطح کے مطابق بات کرنی چاہیئے ، اَن پڑھ لوگوں سے سائنس کے موضوع پر بات کرنا علم کو ضائع کرنے کے برابر ہے۔

☆ بچوں کو بچوں کی ہی کتابیں پڑھنی چاہیئے ، بڑوں کی کتابیں بچوں کو سمجھنے میں دُشواری ہوتی ہے۔

I زبانی سوالات :

ا) علم کی آفت کیا ہے؟

۲) علم کو ضائع کرنا کیسا ہے؟

۳) لوگوں سے کس طرح کی بات کرنی چاہیئے ؟

۴) بچوں کو کیسی کتابیں پڑھنی چاہیئے؟

۵) بڑوں کی کتابیں اگر بچے پڑھیں تو کیا نقصان ہے؟

II تحریری سوالات :

ا) بھول کی کتنی اور کیا قسمیں ہیں؟

۲) بھول کے اسباب بیان کیجئے!

۳) بھول سے بچنے کے لئے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

III جوڑیاں ملائیے !

بھول جانا	دو
علم ضائع کرنا	علم کی آفت
بھول کی قسمیں	نا اہل سے بیان کرنا
بھول کے اسباب	ان کی سطح کے مطابق
لوگوں سے بات کرنا	چھ

مسجد میں گفتگو کرنا

يَـأْتِـي عَـلَـى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلاَ تُجَالِسُوْهُمْ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ . (شعب الإيمان)

ترجمہ :

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی دنیوی باتیں ان کی مسجد میں ہوں گی ، تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا، اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ مسجد میں کوئی دنیوی گفتگو کرنی چاہیئے اور نہ دنیاوی گفتگو کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے۔

☆ مسجد میں بات چیت کرنے سے متعلق چند آداب کا خیال رکھنا چاہیئے:

(۱) مسجد میں شور نہ مچایا جائے۔

(۲) بغیر شدید مجبوری کے دنیاوی باتیں نہ کی جائیں۔

(۳) مسجد میں خرید وفروخت نہ کی جائے۔

(۴) مسجد میں ذکر وتلاوت میں مصروف لوگوں کو سلام نہ کیا جائے۔

(۵) مسجد میں کوئی نماز میں مصروف ہو تو جو لوگ نماز میں مصروف نہ ہوں ان کو بھی زور سے سلام نہ کیا جائے۔

(٦) جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو ذکر اور تلاوت آہستہ کی جائے۔

(۷) مسجد سے باہر گم ہو جانے والی چیز کا مسجد میں اعلان نہ کیا جائے۔

(۸) مسجد میں انگلیاں نہیں توڑنی چاہیئے۔

I زبانی سوالات:

۱) حدیث میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

۲) اس حدیث سے کیا باتیں معلوم ہوتی ہیں؟

II تحریری سوالات:

۱) مسجد میں بات چیت سے متعلق چند آداب بیان کیجئے!

جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال نہیں

لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَ لاَ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ. (ترمذی)

ترجمہ:

مالدار، طاقتور اور صحت مند کے لئے صدقہ (مانگنا) حلال نہیں ہے۔

☆ سیدنا عبید اللہ بن عی فرماتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے بتایا کہ وہ دونوں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے پاس گئے، آپؐ صدقہ تقسیم فرما رہے تھے، ان دونوں نے بھی صدقہ میں سے کچھ مانگا، تو آپ نے ہماری طرف نگاہ فرمائی اور تندرست دیکھ کر فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو دے دوں، لیکن صدقہ کے مال میں مالدار اور تندرست کمانے والے کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک جرمانہ (Penalty) تھا، میں اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے مانگنے گیا، آپ نے فرمایا: صدقہ کا مال آنے تک ٹھہرو، پھر فرمایا: اے قبیصہ! تین آدمی کے علاوہ کسی کے لئے مانگنا حلال نہیں ہے، (۱) ایسا آدمی جس پر کوئی جرمانہ ہو تو اس کے لئے مانگنا جائز ہے، جب جرمانہ ادا ہو جائے تو پھر مانگنا چھوڑ دے، (۲) ایسا آدمی جو کسی آفت میں مبتلا ہو گیا ہو اور اس کا مال برباد ہو گیا ہو، تو اس کے لئے مانگنا جائز ہے، یہاں تک کہ اس کے گذر بسر کا سامان ہو جائے، (۳) اور ایسا شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو اور اس کی قوم کے تین عقل مند آدمی گواہی دیں کہ

یہ فاقہ میں مبتلا ہے، تو اس کے لئے مانگنا جائز ہے، یہاں تک کہ اس کے گذر بسر کا سامان ہو جائے، اے قبیصہ! ان کے علاوہ کسی کا مانگنا حرام ہے، اس کا مانگنے والا حرا کھاتا ہے۔ (مسلم)

☆ ایک حدیث میں ہے کہ مالدار، طاقتور اور صحت مند کے لئے مانگنا حلال نہیں ہے، مگر محتاجی، مفلسی اور قرض کے بوجھ سے دبے ہوئے آدمی کے لئے مانگنا حلال ہے، جو مال میں اضافہ کے لئے لوگوں سے مانگے تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم ہوگا اور گرم پتھر ہوگا، جس کو وہ جہنم سے لے کر کھائے گا، اب جس کا جی چاہے کم مانگے اور جس کا جی چاہے زیادہ مانگے۔ (ترمذی)

I زبانی سوالات:

ا) کیسے آدمی کے لئے صدقہ مانگنا حلال نہیں ہے؟

۲) صدقہ کے مال میں کن کا حصہ نہیں؟

۳) کن آدمیوں کے لئے مانگنا حلال نہیں؟

۴) قیامت کے دن کس کے چہرے پر زخم ہوگا؟

II تحریری سوالات:

ا) سیدنا عبیداللہ نے کیا بیان فرمایا ہے؟

۲) کن تین آدمیوں کے لئے مانگنا جائز ہے؟

۳) قیامت میں خواہ مخواہ مانگنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

بلاضرورت مانگنا

مَـنْ سَـأَلَ الـنَّـاسَ وَ لَـهُ مَـا يُـغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَسْئَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهٖ خُـمُـوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: خَمْسُوْنَ دِرْهَماً أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. (أبوداؤد)

ترجمہ:

جوشخص لوگوں سے مانگے، حالانکہ اس کے پاس بقدرضرورت مال ہو،تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے میں خراش ہوگا، کہا گیا: اے اللہ کے رسول! بقدرضرورت مال کی کیا مقدار ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پچاس درہم یااس کی قیمت کا سونا۔

☆ اسلام میں کسی سے کچھ مانگنےکو برا سمجھا گیا ہے،خاص طور پر بلاضرورت بھیک مانگنے کو بہت ہی برسمجھا گیا ہے۔

☆ اسلام نے اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کی حوصلہ افزائی کی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے: کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی سیدنا داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کا کھانا کھاتے تھے۔(بخاری)

☆ ایک حدیث میں ارشاد ہے: کوئی رسی لے کر جائے اور (جنگل سے) پیٹھ پر لکڑی کا گٹھر لے کر آئے اوراس کوفروخت کرے،تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بچائے، یہ

اس کے حق میں بہتر ہے، اس بات سے کہ وہ لوگوں سے مانگے ، لوگ چاہیں تو دیں اور چاہیں تو نہ دیں۔ (بخاری)

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون میرے سامنے اس بات کی ضمانت دے گا کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت لوں گا ؟ تو سیدنا ثوبانؓ نے کہا: میں ، چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔ (ابوداؤد)

☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف بھیک مانگنا برا ہے، بلکہ کسی سے کچھ مانگنا بھی برا ہے، اسی طرح کسی سے کوئی خدمت لینا بھی برا ہے، چنانچہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر عہد لیا کہ تم لوگوں سے کچھ نہ مانگنا، میں نے کہا: ہاں ،فرمایا: تمہارا کوڑا بھی اگر گر جائے تو بھی نہ مانگنا، یہاں تک کہ تم خود (سواری سے) اُتر کر اُٹھاؤ۔ (احمد)

I زبانی سوالات:

۱) اسلام میں کس بات کو برا سمجھا گیا ہے؟

۲) اسلام نے کس بات کی حوصلہ افزائی کی ہے؟

۳) اوپر والا ہاتھ اور نیچے والا ہاتھ سے کیا مراد ہے؟

۴) کون سا ہاتھ بہتر ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) پہلی حدیث میں کیا ارشاد ہے؟

۲) اسلام نے خود سے کما کر کھانے کی کس طرح حوصلہ افزائی کی ہے؟

۳) آخری حدیث میں کیا ارشاد ہے؟

۴) اس حدیث سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

III مناسب جوڑیاں ملائیے!

سیدنا ابوداؤد	دینے والا ہاتھ
حوصلہ افزائی	بھیک مانگنے کو
اوپر والا ہاتھ	اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے
نیچے والا ہاتھ	خود کما کر کھانے کی
بر سمجھا گیا ہے	لینے والا ہاتھ

امانت دار تاجر

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَاءِ. (ترمذی)

ترجمہ:

سچے اور امانت دار تاجر قیامت میں نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔

☆ قرآن شریف میں ایسے تاجروں کی تعریف کی گئی ہے جو تجارت کرتے ہوئے بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور نماز روزے کی پابندی کرتے ہیں، چنانچہ ارشاد ہے: ''ان میں ایسے لوگ ہیں جو صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، جن کو اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے اور زکاۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید وفروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن (دہشت کے مارے) دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی، تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا فرمائے اور اللہ جس کو چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔'' (النور : ۳۶-۳۸)

☆ تاجر کو چاہئے کہ سچ سچ سامان کی خوبی اور خرابی بتادے، نہ سامان کی جھوٹی تعریف کرے اور نہ سامان کا عیب چھپائے اور نہ سامان اور قیمت میں کسی طرح کا دھوکہ کرے، بلکہ امانت داری کے ساتھ اصلی سامان مناسب قیمت پر فروخت کرے۔

☆ ایک جگہ ارشاد ہے: ''اگر خرید وفروخت کرنے والے سچ بولیں اور صحیح صحیح بیان کردیں تو

ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوگی اور اگرانہوں نے عیب چھپالیا اور جھوٹ کہا تو ان کی خرید وفروخت کی برکت اُٹھالی جائے گی۔'' (بخاری ومسلم)

☆ ایک حدیث میں ارشاد ہے: ''تاجر لوگ قیامت کے دن گنہ گار لوگوں کے ساتھ جمع کئے جائیں گے، مگر جو پرہیز گار، نیک اور سچا ہو۔

I زبانی سوالات:

۱) سچے اور امانت دار تاجر قیامت میں کن کے ساتھ ہوں گے؟

۲) ایک حدیث میں تاجر سے متعلق کیا ارشاد ہے؟

۳) قرآن شریف میں کیسے تاجروں کی تعریف کی گئی ہے؟

۴) تاجر کو سچ سچ کیا بتا دینا چاہئے؟

II تحریری سوالات:

۱) قرآن شریف میں تاجروں کی کس طرح تعریف کی گئی ہے؟

۲) تاجروں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

۳) ایک جگہ کیا ارشاد ہے؟

سود کی حرمت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ آکِلَ الرِّبَا وَ مُوْکِلَہٗ وَ کَاتِبَہٗ وَ شَاھِدَیْہِ وَ قَالَ: ھُمْ سَوَاءٌ. (مسلم)

ترجمہ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا: (گناہ میں) وہ سب برابر ہیں۔

☆ سود سماج کے کمزور طبقہ پر بہت بڑا ظلم ہے، اس لئے سود پر سخت گناہ و وعید فرمائی گئی ہے اور اس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

☆ اسلام میں نہ صرف سود کو حرام قرار دیا ہے، بلکہ سود دینے اور سودی کاروبار میں شریک ہونے کو بھی حرام قرار دیا ہے، تاکہ سودی کاروبار کو فروغ نہ ہو اور سودی کاروبار کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔

☆ حرام کام میں تعاون کرنا بھی حرام ہے، سودی کاروبار میں بھی دوسرے کے تعاون کے بغیر سود خوری ممکن نہیں ہے۔

☆ موجودہ دور میں سودی بینک، سودی مالیتی ادارے، چٹ فنڈ گروپ اور انشورنس کمپنیاں وغیرہ اس وعید میں شامل ہیں، مسلمانوں کے لئے ایسے اداروں میں نوکری کرنا جائز

نہیں ہوگا۔

☆ مسلمانوں کو چاہیئے کہ سود سے بچنے کے لئے غیر سودی بینک اور غیر سودی مالیاتی ادارے قائم کریں اور جہاں ایسے ادارے قائم ہورہے ہیں ان کا تعاون کریں۔

I زبانی سوالات :

۱) رسول اللہ ﷺ نے سود سے متعلق کن لوگوں پر لعنت فرمائی ہے؟

۲) ان لوگوں کے متعلق آپ نے کیا فرمایا ہے؟

۳) حرام کام می تعاون کرنا کیسا ہے؟

۴) اس وعید میں کون کون سے ادارے شامل ہیں؟

۵) مسلمانوں کے لئے ایسے اداروں میں نوکری کرنا کیسا ہے؟

۶) سود کیا ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) سود کو کیوں حرام قرار دیا گیا ہے؟

۲) سود سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے ؟

III ان لوگوں پر لعنت کی گئی ھے :

(۱) .... (۲) ....

(۳) .... (۴) ....

IV سودی اداروں کی فهرست بنائیے !

(۱) .... (۲) ....

(۳) .... (۴) ....

شراب کی حرمت

لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَھَا وَ سَاقِیُھَا وَ بَائِعَھَا وَ مُبْتَاعَھَا وَ عَاصِرَھَا وَ مُعْتَصِرَھَا وَ حَامِلَھَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ إِلَیْهِ۔ (أبوداؤد)

ترجمہ :

اللہ کی لعنت ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کو پلانے والے، اس کو بیچنے والے، اس کو خریدنے والے، نچوڑنے والے، اس کو اُٹھانے والے اور اس کو اُٹھوانے والے۔

☆ حدیث میں صرف شراب پینے والے پر ہی لعنت کی گئی ہے، بلکہ اس کے پلانے والے، اس کا کاروبار کرنے والے اور اس کاروبار میں حصہ لینے والے پر لعنت کی گئی، تاکہ شرابی تک شراب نہ پہنچ سکے، دوسروں کے تعاون کے بغیر شراب شرابی تک نہیں پہنچ سکتی ہے، شراب کے کاروبار میں حصہ لینے والے شرابی کا تعاون کرتے ہیں، گناہ کے کام میں تعاون کرنا گناہ اور ثواب کے کام میں تعاون کرنا ثواب ہے۔

☆ اگر اس حدیث پر عمل کیا جائے تو معاشرہ سے شراب کا رواج ختم ہوجائے اور لوگوں کی توجہ اس سے ہٹ جائے۔

☆ شراب کو اُم الخبائث یعنی تمام برائیوں کی جڑ کہا گیا ہے، شراب پینے والا ہر طرح کے گناہوں میں ملوث ہوسکتا ہے، یہاں تک کہ کفر جیسے عظیم گناہ میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے، اس

لئے ایک حدیث میں برابر شراب پینے والے کو بت پرست کے برابر قرار دیا گیا ہے۔(احمد)

☆ احادیث میں شراب کے عادی شخص پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے، وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔(احمد و نسائی)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، اس کے نچوڑنے والے، پینے والے، اُٹھانے والے، اُٹھوانے والے، پلانے والے، بیچنے والے، شراب کی کمائی کھانے والے، اس کو خریدنے والے اور اس کو خریدوانے والے۔

I زبانی سوالات:

۱) شراب کو کیا کہا گیا ہے؟

۲) کس پر جنت حرام کر دی گئی ہے؟

۳) شراب پینے والا کس طرح کے گناہوں میں ملوث ہو سکتا ہے؟

۴) حدیث میں شراب پینے والے کو کس کے برابر قرار دیا گیا ہے؟

۵) گناہ اور ثواب کے کام میں تعاون کرنے کا کیا حکم ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) حدیث میں کن کن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے؟

۲) حدیث میں مختلف لوگوں پر کیوں لعنت کی گئی ہے؟

III عملی کام:

احادیث میں شراب سے متعلق جن جن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے، ان کی فہرست تیار کیجئے!

شرابی کا انجام

ثَلاثَةٌ لا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ قَاطِعُ الرَّحِمِ وَ مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ. (أحمد)

ترجمہ:

تین طرح کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، شراب کا عادی، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

☆ ایک حدیث میں اس سے زیادہ وعید آئی ہے:

تین لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے، شراب کا عادی، رشتہ داری ختم کرنے والا اور ایسا ذلیل شخص جو اپنے گھر والوں کے بارے میں قابل شرم باتوں کا اظہار کرے۔ (احمد)

☆ شراب کے عادی کے بارے میں ایک حدیث میں ہے کہ ''شراب کا عادی شخص اگر مر جائے تو وہ بت پرست کی طرح اللہ کے سامنے آئے گا۔ (احمد)

☆ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جو دنیا میں شراب پیئے اور اس کی موت اس حالت میں ہو کہ وہ شراب کا عادی تھا، اس نے شراب سے توبہ نہیں کی تھی، تو آخرت میں پاک شراب نہیں پی سکے گا۔ (مسلم)

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خمر اور بت کو ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے: اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچتے رہو، تاکہ نجات پاؤ، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے۔

☆ قرآن پاک میں رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔ دیکھئے: سورہ محمد:۲۲-۲۳، سورۃ الرعد:۲۵

I زبانی سوالات:

۱) کتنے طرح کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے؟

۲) وہ تین طرح کے آدمی کون ہیں؟

۳) کتنے لوگوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے؟

۴) وہ کون لوگ ہیں؟

۵) شراب کے عادی کو کس کی طرح قرار دیا گیا ہے؟

۶) قرآن میں کس پر لعنت کی گئی ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) شراب سے متعلق قرآن میں کیا ارشاد ہے؟

۲) شراب کے تعلق سے حدیث میں کیا تفصیل ہے؟

III خالی جگھوں کو صحیح الفاظ سے پر کیجئے !

☆ شراب کا عادی............کی طرح اللہ کے سامنے آئے گا۔

☆ ہر نشہ آور چیز............ہے اور ہر نشہ آور چیز............ہے۔

☆ شراب، جوا، بت اور پانسے............ہیں۔

☆ شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں .... اور ....ڈلوادے۔

☆ قرآن میں رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والوں پر............کی گئی ہے۔

ستر ظاہر نہ کرو!

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ ! لاَ تُبْرِزْ فَخِذَيْکَ، وَ لاَ تَنْظُرْ إِلیَ فَخِذِ حَيٍّ وَ لاَ مَيِّتٍ. (أبو داؤد)

ترجمہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی ! اپنے زانوؤں کو ظاہر نہ کرو، اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کے زانو پر نظر ڈالو۔

☆ مرد کا زانو بھی ستر میں شامل ہے۔

☆ کسی کو نہ اپنا ستر دکھانا چاہئے اور نہ کسی کا ستر دیکھنا چاہئے۔

☆ جس طرح زندہ کا ستر دیکھنا ناجائز ہے، اسی طرح مُردہ کا ستر دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

☆ احادیث میں بھی دوسرے کا ستر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے: ’’کوئی مرد دوسرے مرد کے ستر پر نگاہ نہ کرے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر دیکھے۔‘‘ (مسلم)

☆ محمد بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے، ان کے دونوں زانو کھلے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: اے معمر! اپنے زانو کو ڈھانک لو، کیوں کہ زانو ستر میں داخل ہے۔ (شرح السنہ)

☆ مرد کا گھٹنا بھی ستر میں داخل ہے۔

I زبانی سوالات :

۱) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا؟

۲) ستر میں کیا چیز شامل ہے؟

۳) زندہ اور مردہ کے ستر کا کیا حکم ہے؟

۴) احادیث میں کس بات سے منع کیا گیا ہے؟

۵) سیدنا محمد بن جحش رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا؟

۶) مرد کے گھٹنوں کا کیا حکم ہے؟

II خالی جگھوں کو پر کیجئے :

۱) مرد کا زانو بھی .... میں شامل ہے۔

۲) مرد کا .... بھی ستر میں داخل ہے۔

۳) کسی کو نہ اپنا ستر .... چاہئے اور نہ کسی کا ستر .... چاہئے۔

۴) جس طرح زندہ کا ستر دیکھنا .... ہے اسی طرح .... کا ستر دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی

اَلْـمُسْـلِـمُ أَخُـوْ الْـمُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهٗ وَ لاَ يُسْلِمُهٗ، وَ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْـهِ كَـانَ الـلّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَ مَنْ فَرَجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری و مسلم)

ترجمہ :

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو نقصان میں نہیں ڈالتا، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت میں لگے رہتے ہیں، جو کسی مسلمان کے غم کو دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن غموں کو دور فرمادیں گے، جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

☆ قرآن وحدیث میں مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی، خیرخواہی، نرمی اور ان کی مدد کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے، ہمیں چاہیئے کہ ان پر عمل کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور مسلمانوں کے ساتھ جھک کر پیش آؤ۔ (الحجر: ۸۸)

☆ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

جو کسی مومن کا دنیوی غم دور کردے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کا غم دور فرمادیں گے، جو کسی غریب (تنگ دست) پر آسانی کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ آسانی فرمائیں گے، جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم)

☆ ایک جگہ ارشاد ہے: ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، وہ اس کو تباہی سے بچاتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

ا زبانی سوالات:

۱) ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے کیا رشتہ ہے؟

۲) جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی حاجت میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟

۳) جو کسی مسلمان کا غم دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا معاملہ کریں گے؟

۴) مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

۵) قرآن و حدیث میں کس بات کی تاکید آئی ہے؟

۶) قرآن میں کیا ارشاد ہے؟

۷) ایک مومن دوسرے مومن کے لئے کیسا ہے؟

۸) اللہ تعالیٰ بندے کی کب تک مدد فرماتے ہیں؟

II تحریری سوالات :

۱) پہلی حدیث میں کن کن باتوں کی نصیحت کی گئی ہے؟

۲) دوسری حدیث میں مزید کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟

۳) آخری حدیث میں کن باتوں کی تاکید کی گئی ہے؟

III خالی جگھوں کو پر کیجئے !

☆ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا............ ہے۔

☆ ایک مومن دوسرے مومن کا............ ہے۔

☆ مسلمانوں کے ساتھ............کر پیش آؤ۔

☆ جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے تو اللہ تعالیٰ .... میں اس کے ساتھ آسانی فرمائیں گے۔

IV عملی کام :

تینوں احادیث میں جو نصیحت کی گئی ہے، مکرر باتوں کو حذف کر کے سب کو ایک جگہ نمبر ڈال کر لکھئے۔

ہر مسلمان قابل احترام ہے

اَلْـمُسْلِمُ أَخُوْ الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهٗ وَ لاَ يَخْذُلُهٗ وَ لاَ يَحْقِرُهٗ، اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا وَ أَشَـارَ إِلٰـی صَـدْرِهٖ ثَلاَثَ مَـرَّاتٍ، بِـحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ تُحَقِّرَ أَخَاهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ. (مسلم)

ترجمہ :

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو بے سہارا نہیں چھوڑتا، اس کے ساتھ حقارت سے پیش نہیں آتا، تقویٰ یہاں ہے، آپؐ نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا، آدمی کے شریر ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت قابل احترام ہے۔

☆ اس حدیث میں مسلمانوں پر ظلم اور ان کی بے عزتی سے روکا گیا ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دوسرے مسلمان پر ظلم، اس کی بے عزتی اور اس کے ساتھ بدسلوکی سے بچے۔

☆ آخری حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا تھا:

تمہارا خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح قابل احترام ہیں جیسے یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ قابل احترام ہے، تم میرے بعد پھر کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ (بخاری و مسلم)

☆ مسلمانوں کا حق مار لینا سخت گناہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کا حق مار لے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دیں گے اور اس پر جنت حرام کر دیں گے، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر چہ معمولی چیز ہو تب بھی؟ فرمایا: اگر چہ پیلو کی ایک لکڑی ہو۔ (مسلم)

☆ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اس طرح نصیحت فرمائی ہے:

آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، دھوکہ نہ دو، ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو، اللہ کے بندے! بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مسلم)

I زبانی سوالات:

۱) ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہئے؟
۲) تقویٰ کا تعلق کس سے ہے؟
۳) آدمی کے شریر ہونے کے لئے کون سی بات کافی ہے؟
۴) مسلمان کی کون کون سی چیزیں ہر مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں؟
۵) پہلی حدیث میں کن باتوں سے روکا گیا ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) آخری حج کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے کیا تاکید فرمائی؟
۲) مسلمان کا حق مارنے سے متعلق آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟
۳) آخری حدیث میں کیا نصیحت کی گئی ہے؟

خاندان پر فخر کرنے کی ممانعت

لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ أَوْ لَیَکُوْنَنَّ أَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ یُدَهْدِهُ الْخَرَاءُ بِأَنْفِهٖ، وَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِیَّةُ الْجَاهِلِیَّةِ وَ فَخْرَهَا بِالآبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ، اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ وَ آدَمُ مِنْ تُرَابٍ. (ترمذی)

ترجمہ :

لوگ اپنے باپ داداؤں پر فخر کرنا چھوڑ دیں، مرکر یا تو جہنم کے کوئلے ہیں یا اللہ کے نزدیک غلاظت سے زیادہ حقیر ہیں، اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ داداؤں پر فخر کو دور فرمادیا ہے، اب یا تو حقیقی مومن ہے یا فاجر بدبخت ہے، تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور سیدنا آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔

☆ قبیلہ اور خاندان اللہ تعالیٰ نے نسل کی پہچان کے لئے بنائے ہیں، تا کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی جاسکے اور محرم وغیر محرم رشتہ کا فرق کیا جائے، نہ کہ اس لئے ہے کہ دوسرے خاندان والوں کو ذلیل اور حقیر سمجھا جائے اور خود کو برتر خیال کیا جائے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنائیں، تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، حقیقت میں اللہ کے نزدیک تم میں

سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔(الحجرات:۱۳)

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارا یہ خاندانی سلسلہ کسی کو گالی دینے کے لئے نہیں، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ (شعب الایمان)

I زبانی سوالات:

۱) تمام انسان کس کی اولاد ہیں؟

۲) سیدنا آدم علیہ السلام کس سے بنے تھے؟

۳) لوگوں کو کس سے منع کیا گیا ہے؟

۴) اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اور خاندان کس لئے بنائے ہیں؟

۵) آخری حدیث میں کیا ارشاد ہے؟

۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت کون ہے اور کون بے عزت ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) قبیلہ اور خاندان سے متعلق اللہ نے کیا بیان فرمایا ہے؟

۲) لوگوں کو مختلف خاندان میں پیدا کرنے میں کیا مصلحت ہے؟

فقہ

(احکامِ شریعت)

فقہ سے مُراد وہ شرعی احکام ہیں جن کو علماءِ اسلام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ فقہِ اسلامی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے، اس لئے اس کو جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

شرکت(Partnership) کا بیان

☆ شرکت کی دو قسمیں ہیں، شرکت املاک اور شرکت عقود۔

☆ شرکتِ املاک یہ ہے کہ کوئی مال دو آدمیوں کو وراثت میں مل جائے یا دونوں نے مل کر کوئی سامان خریدا ہو، مثلاً دو آدمیوں کو مکان وراثت میں ملا ہو یا دونوں نے مل کر ایک مکان خریدا ہو تو دونوں جائداد میں ایک دوسرے کے شریک ہوئے۔

☆ دونوں شریک میں سے کسی ایک کے لئے بغیر اجازت دوسرے کے حصہ میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے، ان میں سے ہر ایک دوسرے کے حصہ میں اجنبی کی طرح ہے۔

☆ شرکتِ عقود کی چار قسمیں ہیں:

(۱) شرکتِ مفاوضہ

(۲) شرکتِ عنان

(۳) شرکتِ صنائع

(۴) شرکتِ وجوہ

☆ شرکتِ مفاوضہ یہ ہے کہ دو آدمی شرکت کا معاملہ کریں اور وہ دونوں مال، تصرف اور دین میں برابر حیثیت رکھتے ہوں، چنانچہ یہ شرکت دو مسلم، بالغ اور عاقل کے درمیان جائز ہے۔

☆ شرکتِ مفاوضہ بچہ اور بالغ کے درمیان جائز نہیں ہے اور نہ ہی مسلم اور کافر کے درمیان جائز ہے، کیوں کہ بچوں کو بہت سی چیزوں میں تصرف کا حق نہیں ہے اور مسلم کے لئے حرام چیزوں میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے، لہذا برابری نہیں پائی جائے گی۔

I زبانی سوالات:

۱) شرکت کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲) شرکت کی دونوں قسموں کے نام بتائیے!

۳) شرکتِ عقود کی کتنی قسمیں ہیں؟

۴) شرکتِ عقود کی چاروں قسمیں بیان کیجئے!

II تحریری سوالات:

۱) شرکتِ املاک کی تعریف کیجئے اور مثال سے واضح کیجئے!

۲) شرکتِ املاک کا حکم بیان کیجئے!

۳) شرکتِ مفاوضہ کی تعریف کیجئے!

۴) شرکت مفاوضہ کن لوگوں کے درمیان جائز ہے؟

۵) شرکتِ مفاوضہ کن لوگوں کے درمیان جائز نہیں اور کیوں؟

مضاربت(investment) کا بیان

☆ مضاربت یعنی سرمایہ کاری ایسی شرکت کا معاملہ ہے، جس میں ایک شریک کا سرمایہ ہوتا ہے اور دوسرے شریک کی تجارت ہوتی ہے، سرمایہ والے کو رب المال اور تجارت والے کو مضارب کہا جاتا ہے، سرمایہ کاری میں دو سے زائد آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

☆ مضاربت کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سرمایہ نقد ہو۔

(۲) سرمایہ مضارب کے حوالہ کر دیا گیا ہو تا کہ وہ تجارت کرے۔

(۳) مضارب اور رب المال دونوں کو نفع میں شریک کیا گیا ہو۔

☆ اگر کسی ایک کے لئے رقم کی مقدار (مثلاً دو ہزار روپے) مقرر کر دی جائے تو مضاربت فاسد ہو جائے گی۔

(۴) معاملہ کے وقت مضارب اور سرمایہ کار دونوں کا نفع میں حصہ مقرر رہو۔

(۵) مضارب کا حصہ نفع میں سے مقرر کیا گیا ہو۔

☆ اگر مضارب کا حصہ سرمایہ کی رقم سے مقرر کیا گیا ہو تو مضاربت فاسد ہو جائے گی۔

☆ مضارب کی پانچ حالت ہے:

(۱) شروع میں وہ امین ہے۔

(۲) سرمایہ میں تجارت شروع کرنے کے بعد وکیل ہے۔

(۳) تجارت میں نفع ہو تو وہ شریک ہے۔

(۴) مضاربت فاسد ہو جائے تو وہ اجیر (مزدور) ہے۔

(۵) اگر وہ سرمایہ کار کی بات کی خلاف ورزی کرے تو وہ غاصب ہے۔

I سوالات:

۱) مضاربت کسے کہتے ہیں؟

۲) مضاربت کی شرائط بیان کیجئے؟

۳) مضاربت کی کتنی حالتیں ہیں؟ بیان کیجئے!

II خالی جگہوں کو پر کیجئے!

۱) اگر مضارب کا حصہ..........کی رقم سے مقرر کیا گیا ہو تو مضاربت ہو جائے گی۔

۲) سرمایہ کاری میں دو سے..........آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

۳) اگر مضارب یا سرمایہ کار کے لئے..........کی مقدار مقرر کر دی گئی تو..........فاسد ہو جائے گی۔

رہن کا بیان

☆ رہن کا لغوی معنی ہے روکنا، چاہے مال کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔

☆ رہن کا شرعی معنی ہے اُدھار لین دین کے معاملہ میں کسی سامان یا جائداد وغیرہ کو وثیقہ (اعتماد) کے طور پر رکھنا، کبھی رہن کے سامان کو بھی رہن کہا جاتا ہے۔

☆ رہن کا سامان رکھنے کے لئے دینے والے کو ''راہن'' کہا جاتا ہے، رہن کا سامان رکھنے والے کو ''مرتہن'' کہا جاتا ہے، رہن کے سامان کو ''مال مرہون'' کہا جاتا ہے۔

☆ رہن کا معاملہ آپس میں طے کرنے سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ سے مکمل ہوتا ہے، جب تک قبضہ نہ ہو رہن مکمل نہیں ہوتا ہے۔

☆ رہن کے درست ہونے کے لئے لازم ہے:

(۱) مال مرہون میں کسی دوسرے کی ملکیت نہ ہو۔

(۲) مال مرہون میں راہن کا کوئی دسرا سامان نہ ہو۔

(۳) مال مرہون کے ساتھ کوئی دوسرا سامان متصل نہ ہو۔

☆ اگر مال مرہون میں دوسرے کی بھی ملکیت ہو اور اس میں دوسرے کا سامان ہو، یا مال مرہون کے ساتھ کوئی دوسرا سامان متصل ہو تو رہن کا معاملہ درست نہیں ہوگا، جیسے کوئی مکان رہن پر رکھے اور اس میں دوسرے کا بھی حصہ ہو یا مکان میں دوسرے کا حصہ تو نہ ہو لیکن مکان میں اس کے مالک کا سامان ہو تو رہن درست نہیں ہوگا، اسی طرح درخت پر لگے ہوئے پھل کو رہن رکھنا درست نہیں ہوگا۔

☆ اگر مرتہن نے مال مرہون پر قبضہ نہیں کیا تو رہن منعقد نہیں ہوا، اب راہن کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو راہن کا سامان مرتہن کے حوالہ کردے اور چاہے تو رہن رکھنے سے باز آجائے۔

☆ امانت، عاریت، مضاربت اور شرکت (Shares) کے مالوں میں رہن رکھنا درست نہیں ہے۔

I زبانی سوالات :

۱) رہن کا لغوی معنی کیا ہے؟

۲) رہن کا شرعی معنی کیا ہے؟

۳) راہن کسے کہتے ہیں؟

۴) مرتہن کسے کہتے ہیں؟

۵) مال مرہون کسے کہتے ہیں؟

۶) رہن کا معاملہ کیسے منعقد ہوتا ہے؟

۷) رہن کا معاملہ کیسے مکمل ہوتا ہے؟

۸) کن معاملات میں رہن رکھنا درست نہیں ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) رہن کی لغوی اور شرعی تعریف کیجئے!

۲) رہن کے درست ہونے کے لئے کیا لازم ہے؟

۳) کن کن صورتوں میں رہن درست نہیں ہوتا ہے؟

۴) مرتہن نے مال مرہون پر قبضہ نہ کیا ہو تو کیا حکم ہے؟

III جوڑیاں لگائیے !

راہن	رہن کا سامان
مرتہن	روکنا
مال مرہون	رہن کا مالک
رہن کا معنی	رہن رکھنے والا

IV عملی کام:

امانت ، عاریت ، مضاربت اور شرکت سے متعلق بحث اسی کتاب میں موجود ہے ، انہیں ڈھونڈ کر پڑھیں اور اپنے معلم سے ان کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کریں۔

مال مرہون کی خرید وفروخت

☆ راہن نے مرتہن یا کسی عادل آدمی کو قرض کی ادائیگی کے بعد مال مرہون کو فروخت کرنے کا وکیل بنایا ہو تو یہ وکالت جائز ہے۔

☆ اگر رہن کا معاملہ طے کرتے وقت راہن نے وکیل بنانے کی شرط لگائی ہو تو راہن کے لئے اس وکیل کو معزول کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی، اگر مرتہن اس کو معزول کر دے تو وہ معزول نہیں ہوگا، اگر راہن مر جائے تو بھی وہ معزول نہیں ہوگا۔

☆ اگر راہن نے مرتہن کی اجازت کے بغیر رہن کا سامان فروخت کر دیا تو یہ فروخت موقوف ہوگی، اگر مرتہن نے اجازت دے دی یا راہن نے قرض ادا کر دیا تو فروختگی درست ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

☆ کسی نے کوئی سامان اس شرط کے ساتھ فروخت کیا کہ خریدار پیسہ کے بدلہ کوئی متعین سامان رہن پر رکھے گا، لیکن خریدار نے متعین سامان رہن رکھنے سے انکار کر دیا تو اس کو مجبور نہیں کیا جائے گا، فروخت کرنے والے کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو بغیر رہن کے راضی ہو جائے اور چاہے تو فروخت کے معاملہ کو فسخ کر دے یا پھر خریدار پیسے نقد ادا کر دے یا اس متعین سامان کی قیمت کے برابر کوئی دوسری چیز رہن رکھ دے۔

I زبانی سوالات:

۱) اگر راہن نے مرتہن کی اجازت کے بغیر رہن کا سامان فروخت کر دیا تو اس فروخت کا کیا حکم ہے؟

۲) راہن نے قرض کی ادائیگی کے بعد مال مرہون کو فروخت کرنے کا کسی کو وکیل بنایا ہو تو کیا حکم ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) رہن کا معاملہ طے کرتے وقت راہن نے وکیل بنانے کی شرط لگائی ہو تو کیا حکم ہوگا؟

۲) سامان فروخت کرتے وقت خریدار سے متعین سامان رہن رکھنے کی شرط لگانے کے کیا احکام ہیں؟

رہن کی حفاظت

☆ مرتہن کواس بات کا اختیار ہے کہ وہ مال مرہون کی حفاظت خود کرے یا اس کی بیوی اور اس کی اولاد یا اس کا خادم حفاظت کرے، اگر اس کے گھر والے کے علاوہ کوئی دوسرا رہن کی حفاظت کرے یا مرتہن نے کسی دوسرے کو امانت کے طور پر رکھنے کے لئے دے دیا تو مرتہن ضامن ہوگا۔

☆ اگر مرتہن نے مال مرہون پر کچھ ظلم و زیادتی کی تو وہ غصب کی طرح پوری قیمت کا ضامن ہوگا۔

☆ مال مرہون کی حفاظت کا خرچ مرتہن کے ذمہ ہوگا، اور رہن کے جانور کے چرانے کی اُجرت راہن کے ذمہ ہوگی، اسی طرح مال مرہون کے دوسرے اخراجات راہن کے ذمہ ہوں گے۔

☆ مال مرہون کے اضافہ (جیسے جانور کا بچہ) کا مالک راہن ہوگا، لیکن وہ اصل مال کے ساتھ رہن ہوگا، اگر اضافہ کا مال ضائع ہوگیا تو کوئی ضمان نہیں ہوگا، لیکن اگر اصل مال مرہون ہلاک ہوگیا اور اضافہ باقی رہا تو راہن اس کو چھڑا لے گا، یعنی قرض کو اصل اور اضافہ پر تقسیم کیا جائے گا، اصل کی قیمت کا اعتبار قبضہ کے دن سے ہوگا اور اضافہ کی قیمت کا اعتبار چھڑانے کے دن سے ہوگا، جو قیمت اصل کے حصہ میں آئے وہ قرض سے ساقط ہوجائے گا اور جو قیمت اضافہ پر آئے راہن اس کی قیمت ادا کرکے اس کو چھڑا لے گا۔

☆ اگر مرتہن نے راہن کو رہن کا سامان لوٹا دیا اور راہن نے اس پر قبضہ کرلیا تو وہ مرتہن کی ضمانت سے نکل جائے گا، اب اگر راہن کے پاس وہ ہلاک ہوگیا تو کسی پر کچھ ضمان نہیں ہوگا، راہن کو مال مرہون لوٹا دینے کے بعد مرتہن مال مرہون پھر اپنے پاس رکھنا رکھنا چاہے تو اس کو رکھنے کا حق ہوگا، جب وہ اپنے پاس رکھ لے تو سابق کی طرح مال مرہون کا ضامن ہوگا۔

☆ اگر راہن مرجائے تو اس کا وصی (جس کو اس نے بیچنے کی وصیت کی تھی) مال مرہون کو بیچ کر قرض ادا کرے گا، اگر راہن نے کوئی وصی مقرر نہ کی ہو تو قاضی راہن کے لئے وصی مقرر کرے گا اور اس کو مال مرہون بیچنے کا حکم دے گا۔

ا زبانی سوالات:

۱) مال مرہون کی حفاظت کون کون کرسکتا ہے؟

۲) مال مرہون کی حفاظت کا کس کو اختیار نہیں ہے؟

۳) مرتہن اگر مال مرہون دوسرے کو امانت کے طور پر رکھنے کے لئے دے دے تو کیا حکم ہے؟

۴) مرتہن کس صورت میں رہن کی پوری قیمت کا ضامن ہوگا؟

۵) مال مرہون کی حفاظت کا خرچ کس کے ذمہ ہوگا؟

۶) رہن کے جانور کے کھانے کا خرچ کس کے ذمہ ہوگا؟

۷) راہن کے مرجانے کی صورت میں مرتہن کو قرض کی رقم کس طرح ملے گی؟

۸) مرتہن نے راہن کو رہن لوٹا دیا اور اس نے قبضہ بھی کرلیا تو کیا حکم ہے؟

۹) مال مرہون میں اضافہ ہونے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

کرایہ اور مزدوری کا بیان

☆ متعین اجرت یا کرایہ کے ساتھ متعین نفع حاصل کرنے کا نام اجارہ اور کرایہ ہے۔

☆ اگر نفع اور اجرت متعین نہ ہو تو اجارہ درست نہیں ہوگا۔

☆ نفع کبھی مدت سے متعین ہوتا ہے، جیسے رہائش کے لئے مکان اور زراعت کے لئے زمین کو کرایہ پر لینا، متعین مدت پر معاملہ کرنا درست ہے، خواہ مدت لمبی ہو یا مختصر۔

☆ کبھی نفع کام سے اور بیان کرنے سے متعین ہوتا ہے، جیسے کسی شخص نے ایک آدمی کو کپڑے دھونے یا کپڑے سلائی کرنے کے لئے اُجرت پر رکھا، یا کسی جانور یا گاڑی کو کرایہ پر لیا، تاکہ اس متعین وزن کا سامان لاد کر فلاں شہر تک لے جائے گا، یا متعین کلو میٹر تک سفر کرے گا۔

☆ کبھی نفع تعیین اور اشارہ سے متعین ہوتا ہے، جیسے کسی نے ایک آدمی کو اُجرت پر رکھا کہ وہ اس سامان کو فلاں مقام پر منتقل کر دے۔

I زبانی سوالات :

۱) اجارہ اور کرایہ کسے کہتے ہیں؟

۲) اگر نفع اور اُجرت متعین نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) نفع کس کس طرح متعین ہوتا ہے؟ نمبر ڈال کر اور مثال کے ساتھ لکھئے!

جائز کرایہ

☆ مکانات اور ملکیاں کرایہ پر لینا جائز ہے، اگر چہ کہ لینے والا نہ بتائے کہ وہ ان میں کون سا کاروبار کرے گا، اس کے لئے ہر کاروبار کرنے کی گنجائش ہے، سوائے لوہار، دھوبی اور آٹے کی چکی وغیرہ کے، جن سے عمارت کو نقصان پہنچتا ہو۔

☆ زمینات کو کرایہ پر لینا جائز ہے، کرایہ پر لینے والے کو راستہ اور پانی استعمال کرنے کا حق ہوگا ، اگر چہ کہ راستہ اور پانی کی شرط نہ لگائی گئی ہو، زمینات کو کرایہ پر لینا اسی وقت درست ہوگا جب کہ بتا دیا جائے کہ کس چیز کی کھیتی کی جائے گی ، یا یوں کہا جائے کہ جس چیز کی چاہے کھیتی کی جاسکتی ہے۔

☆ مکان بنانے کے لئے اور باغ لگانے کے لئے خالی زمین کو کرایہ پر لینا جائز ہے، جب کہ کرایہ کی مدت ختم ہوجائے گی تو عمارت اور درخت اُکھاڑ کر خالی زمین مالک کے حوالہ کرنا ضروری ہوگا ، البتہ اگر زمین کا مالک اُکھڑے ہوئے درخت اور عمارت کی قیمت ادا کرنے پر راضی ہوجائے تو اُکھاڑنے کی ضرورت نہیں ، یا زمین کا مالک درخت اور عمارت یونہی باقی رکھنے پر راضی ہوجائے تو اُکھاڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی ، اس صورت میں زمین اس کے مالک کی ہوگی اور عمارت و درخت کرایہ دار کے ہوں گے۔

☆ سواری اور بار برداری کے لئے جانور اور گاڑی اور پہننے کے لئے کپڑوں کو کرایہ پر لینا جائز ہے، اگر استعمال کرنے والے کی شناخت نہیں کی گئی تو کوئی بھی آدمی جانور، گاڑی

اور کپڑے استعمال کرسکتا ہے، لیکن اگر استعمال کرنے والے کی تعیین کردی گئی اور اس کے علاوہ دوسرے آدمی نے جانور، گاڑی یا کپڑا استعمال کیا اور جانور، گاڑی یا کپڑا استعمال کیا اور جانور، گاڑی یا کپڑے کو کوئی نقصان پہنچا تو کرای پر لینے والا ضامن ہوگا، یہی حکم ہر اس چیز کا ہوگا جس میں استعمال کرنے والے کی تبدیلی سے سامان میں فرق اور نقص پیدا ہوا ہو جاتا ہے۔

☆ گانے بجانے اور دوسرے گناہ کے کاموں کے لئے کسی کو اجرت پر رکھنا جائز نہیں ہے۔

I زبانی سوالات:

۱) کیا مکانا اور ملگیاں کرایہ پر لینا جائز ہے؟

۲) زمینات کرایہ پر لینے کا کیا حکم ہے؟

۳) زمینات کرایہ پر لینے والے کو کن چیزوں کا حق ہوگا؟

۴) زمینات کرایہ پر لینا کس شرط کے ساتھ درست ہوگا؟

۵) کن کاموں کے لئے کس کو اُجرت پر رکھنا جاءنہیں ہے ؟

II تحریری سوالات:

۱) مکان بنانے اور درخت لگانے کے لئے زمین کرایہ پر لینے کا کیا حکم ہے؟

۲) گاڑی اور کپڑوں کو کرایہ پر لینے کی تفصیل بتایئے!

کرایہ میں نقصان کا ضمان

☆ غیر منقولہ جائداد اور وہ سامان جس میں استعمال کرنے والے کی تبدیلی سے سامان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے، دوسرے کے استعمال کرنے کی گنجائش ہے، چنانچہ اگر مکان میں کسی متعین آدمی کے رہنے کی شرط لگائی گئی ہو تو اس کے علاوہ دوسرے آدمی کے رہنے کی گنجائش ہے۔

☆ جانور یا گاڑی پر لادے جانے والے سامان کی مقدار اور اس کی نوعیت بیان کردی گئی ہو، مثال کے طور پر پانچ ٹن گیہوں لادنے (Loading) کی بات ہوئی، تو اس کی طرح دوسری چیز لادنے کی اجازت ہوگی، جیسے: چاول، جوار اور تل وغیرہ، لیکن اتنی وزن کا نمک اور لوہا وغیرہ لادنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ اگر کسی نے جانور یا گاڑی دس ٹن روئی لادنے کے لئے کرایہ پر لیا تو اس کے لئے دس ٹن لوہا لادنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ کسی نے اپنی سواری کے لئے جانور یا گاڑی کرایہ پر لیا اور اپنے ساتھ کسی اور کو بھی سوار کرلیا اور جانور ہلاک ہوگیا تو اگر جانور میں دو آدمیوں کو سوار کرنے کی صلاحیت تھی تو وہ آدھی قیمت کا ضامن ہوگا، اور اگر جانور میں آدمیوں کو سوار کرنے کی صلاحیت نہیں تھی تو پوری قیمت کا ضامن ہوگا۔

☆ یہی حکم بوجھ لادنے کا بھی ہوگا کہ اگر کرایہ کے جانور پر بیان کردہ مقدار سے زیادہ بوجھ لاد دیا اور جانور ہلاک ہوگیا تو اگر جانور میں زائد بوجھ اُٹھانے کی صلاحیت نہیں تھی تو

☆ پوری قیمت کا ضامن ہوگا، اور اگر صلاحیت تھی تو آدھی قیمت کا ضامن ہوگا۔
کرایہ کے سامان کو لوٹانے کی اُجرت کرایہ پر سامان لینے والے کے ذمہ ہوگی۔

I زبانی سوالات:

۱) کرایہ کے سامان کو لوٹانے کی اُجرت کس کے ذمہ ہوگی؟

۲) کیا کرایہ کی گاڑی پر دس ٹن وزن روئی کی بات کر کے دس ٹن لوہار کھنے کی اجازت ہوگی؟

۳) کسی نے اگر مکان میں کسی متعین آدمی کے رہنے کی شرط لگائی تو دوسرے کے رہنے کی گنجائش ہے یا نہیں؟

II تحریری سوالات:

۱) گاڑی پر لادے جانے والے سامان کی مقدار اور نوعیت بیان کر دینے کے بعد کیسے سامان کے لادنے کی گنجائش ہوگی اور کیسے سامان کی نہیں؟

۲) سواری کے جانور میں ایک آدمی کے بجائے دو آدمیوں کے سوار ہونے کا کیا حکم ہے؟

۳) کرایہ کے جانور پر بیان کردہ مقدار سے زیادہ بوجھ لادنے کا کیا حکم ہے؟

اُجرت/ کرایہ کا مطالبہ

☆ اُجرت کی ادائیگی صرف کرایہ کا معاملہ طے کرنے سے واجب نہیں ہوتی ہے۔

☆ تین باتوں میں سے کسی ایک بات کے پائے جانے سے اُجرت کا ق ثابت ہوجاتا ہے۔

(۱) پیشگی (Advance) کی شرط

(۲) بلاشرط پیشگی ادائیگی

(۳) معاملہ کی تکمیل

☆ چنانچہ ریل کے سفر میں پیشگی کی شرط کی وجہ سے سفر سے پہلے کرایہ ادا کرکے ٹکٹ لینا ضروری ہوگا اور آٹو کے سفر میں پہلے بھی کرایہ دیا جاسکتا ہے، (کرایہ دے دینے کے بعد واپس لینے کا حق نہیں ہوگا) ورنہ منزل آنے کے بعد کرایہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

☆ کسی نے ولیمہ کا کھانا بنانے کے لئے باورچی کو اُجرت پر رکھا تو کھانا بنانے اور اس کو برتن میں رکھنے کے بعد ہی وہ اُجرت کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

☆ دھوبی اور درزی اپنے کام مکمل کرنے کے بعد ہی اُجرت کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔

☆ کسی نے درزی سے کہا کہ اگر تم نے اس کپڑے کو فلاں ڈیزائن میں سیا تو سو روپے اور اگر فلاں ڈیزائن میں سیا تو دو سو روپے، تو یہ جائز ہے، درزی نے جس ڈیزائن میں سیا ہو اسی کی اُجرت کا مستحق ہوگا۔

☆ اگر کسی نے درزی سے کہا کہ اگر یہ کپڑا آج سی کردے دو تو دو سو روپے دوں گا، اور کل سی کردیئے تو ایک سو، تو یہ درست ہے، اگر اس نے آج سی کردیا تو دو سو روپے کا مستحق

ہوگا اور کل سی کر دیا تو ایک سو روپے کا مستحق ہوگا، اس طرح (Argent) سلائی کے وقت درزی کا زیادہ رقم کا مطالبہ کرنا درست ہے۔

I زبانی سوالات:

۱) اُجرت کی ادائیگی کس سے واجب نہیں ہوتی ہے؟

۲) دھوبی اور درزی اُجرت کا مطالبہ کب کر سکتے ہیں؟

۳) باورچی اُجرت کا مطالبہ کب کرسکتا ہے؟

۴) ریل کے سفر میں پہلے ٹکٹ خریدنا کیوں ضروری ہے؟

۵) آٹو کے سفر میں کرایہ کب کب ادا کیا جا سکتا ہے؟

۶) Argent سلائی میں زیادہ رقم کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟

II تحریری سوالات:

۱) اجرت کا حق کیسے ثابت ہوتا ہے؟

۲) کسی نے درزی کو دو ڈیزائن میں سے کسی ایک ڈیزائن میں سینے کا اختیار دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳) درزی کو کپڑے آج یا کل سی کر دینے کا اختیار دینے کا کیا حکم ہے؟

مکان کا کرایہ

☆ جس نے ہر مہینہ ہزار روپے کے حساب سے ایک مکان کرایہ پر لیا تو ایک مہینہ کے لئے یہ معاملہ صحیح ہے اور باقی مہینوں میں یہ معاملہ فاسد ہے، اگر دوسرے مہینہ میں تھوڑی دیر رہ گیا تو اس مہینہ میں معاملہ درست ہے، مکان دار کے لئے دوسرا مہینہ مکمل ہونے سے پہلے کرایہ دار کو نکالنے کا حق نہیں ہے، یہی حکم ہر مہینہ کا ہے کہ ہر مہینہ کے شروع میں ایک دن یا تھوڑی دیر رہ گیا تو اس مہینہ کے مکمل ہونے سے پہلے کرایہ دار کو نکالنے کا حق نہیں ہوگا۔

☆ اگر کرایہ کا معاملہ طے کرتے وقت چند مہینوں کے لئے کی بات کی گئی تو ان تمام مہینوں میں کرایہ کا معاملہ درست ہے، ان مہینوں کے گذرنے سے پہلے مکان خالی کرنے کا مطالبہ کرنا درست نہیں ہوگا، مثال کے طور پر بیس مہینہ کرایہ کا معاملہ طے پایا تو بیس مہینے سے پہلے مکان خالی کرنے کا مطالبہ درست نہیں ہوگا۔

☆ کسی نے ایک ہزار روپے کے بدلے صرف ایک مہینہ کے لئے مکان کرایہ پر لیا تو اس پر صرف ایک مہینہ کا کرایہ واجب ہوگا، دوسرے مہینہ میں اگر وہ چند دن رہ گیا تو اس کا کرایہ واجب نہیں ہوگا۔

☆ کسی نے دس ہزار کے عوض ایک مکان ایک سال کے لئے کرایہ پر لیا تو یہ جائز ہے، اگر چہ کہ ہر مہینہ کرایہ کی قسط بیان نہ کی گئی ہو۔

☆ کرایہ دار نے جب مکان اپنے قبضہ میں لے لیا تو اس پر کرایہ ادا کرنا واجب ہے، اگر چہ وہ مکان میں نہ رہتا ہو۔

☆ اگر کسی نے کرایہ دار کو ہٹا کر خود مکان پر قبضہ کرلیا تو اب کرایہ ساقط ہوجائے گا۔

I زبانی سوالات :

۱) مکان کا کرایہ کب ادا کرنا واجب ہوگا؟

۲) مکان کا کرایہ کب ساقط ہو جاتا ہے؟

۳) دس ہزار کے بدلہ ایک سال تک کے لئے مکان کو کرایہ پر لینا کیسا ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) کسی نے ایک ہزار روپے کے بدلے صرف ایک مہینہ کے لئے مکان کرایہ پر

لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

۲) اگر بیس مہینوں کے لئے مکان کا کرایہ طے پایا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳) ہر مہینہ ہزار روپے کے بدلہ ایک مکان کرایہ پر لیا گیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

کرایہ کا فسخ ہونا

☆ اگر مکان میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہو جس کی وجہ سے رہائش میں دشواری پیش آ رہی ہو تو کرایہ دار کو معاملہ فسخ کرنے کا اختیار ہو گا۔

☆ جب مکان ویران ہو جائے اور رہائش کے قابل نہ رہے تو خود بہ خود کرایہ کا معاملہ فسخ ہو جائے گا۔

☆ کرایہ کا معاملہ کرنے والے دونوں فریق میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے اور اس نے اپنے لئے کرایہ کا معاملہ کیا تھا تو کرایہ کا معاملہ فسخ ہو جائے گا، اگر اس نے دوسرے کے لئے کرایہ کا معاملہ کیا تھا تو معاملہ فسخ نہیں ہو گا۔

☆ خرید و فروخت کی طرح کرایہ کے معاملہ میں خیار شرط حاصل ہو گا۔

☆ عذر کی بنا پر کرایہ کا معاملہ فسخ ہو جاتا ہے، جیسے کسی نے ملگی کرایہ پر لی، لیکن اس کا پورا مال برباد ہو گیا، یا ملگی کا مالک بہت زیادہ مقروض ہو گیا، اور اس کو ملگی بیچ کر قرض ادا کرنے کی نوبت آ گئی، اسی طرح کسی نے سفر کے لئے گاڑی کرایہ پر لی، پھر سفر کا ارادہ ختم ہو گیا تو یہ بھی عذر میں شامل ہو گا۔

I زبانی سوالات :

۱) کرایہ کے معاملہ میں خیارِ شرط حاصل ہوگا یا نہیں؟

۲) کرایہ کا معاملہ خود بخود کب فسخ ہو جائے گا؟

۳) کرایہ دار کو معاملہ فسخ کرنے کا کب اختیار ہوگا؟

II تحریری سوالات :

۱) مکان دار یا کرایہ دار میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

۲) عذر کی بنا پر کرایہ کا معاملہ کیسے فسخ ہو جاتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجئے!

III عملی کام :

اس سبق میں کرایہ فسخ ہونے کے مختلف اسباب بیان کیے گئے ہیں، انہیں نمبر وار جمع کیجئے۔

ہبہ کا بیان

☆ ہبہ، ہدیہ، تحفہ (Gift) اور عطیہ (Donat) وغیرہ ایک ہی معنی میں ہے، یعنی بلاعوض کسی کو کوئی چیز دینا۔

☆ ہبہ کرنے والے کو ''واہب'' کہتے ہیں، جس کے حق میں ہبہ کیا جائے اس کو ''موہوب لہ'' کہتے ہیں، ہبہ کے سامان کو ''موہوب'' کہتے ہیں۔

☆ ہبہ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ہبہ کرنے والا عاقل، بالغ اور مال موہوب کا مالک ہو، پاگل اور بچہ کا ہبہ درست نہیں ہوگا اور جس چیز کا مالک نہیں اس کا ہبہ بھی درست نہیں ہوگا۔

(۲) مال موہوب قبضہ میں ہو، اس میں کسی کی شرکت نہ ہو اور وہ علاحدہ ہو۔

(۳) ہبہ کا رکن ایجاب وقبول ہے۔

☆ ہبہ ایجاب وقبول سے درست ہوتا ہے اور قبضہ سے مکمل ہوتا ہے، یعنی ایک آدمی نے دوسرے سے کہا: یہ قلم میں نے تمہیں دے دیا، دوسرے نے اسے قبول کرلیا، یا اس پر قبضہ کرلیا تو ہبہ درست ہوگیا، اگر دوسرا شخص لینے سے انکار کرے یا قبضہ نہ کرے تو ہبہ درست نہیں ہوگا۔

☆ مجلس ہبہ میں ہبہ پر قبضہ کرنا ضروری ہوگا، اگر مجلس برخواست ہونے کے بعد قبضہ کیا تو ہبہ درست نہیں ہوگا، لیکن اگر واہب مجلس برخواست ہونے کے بعد بھی قبضہ کرنے کی اجازت دے دے تو ہبہ درست ہوگا۔

I زبانی سوالات :

۱) ہبہ کسے کہتے ہیں؟

۲) ہبہ کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

۳) جس کے حق میں ہبہ کیا جائے اس کو کیا کہتے ہیں؟

۴) ہبہ کے سامان کو کیا کہتے ہیں؟

۵) ہبہ کرنے والے کے لئے کیا شرط ہے؟

۶) کن لوگوں کا ہبہ کرنا درست نہیں ہوگا؟

۷) مال موہوب کے لئے کیا شرط ہے؟

۸) ہبہ کا رکن کیا ہے؟

۹) ہبہ کس سے درست ہوتا ہے؟

۱۰) ہبہ کس سے مکمل ہوتا ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) ہبہ کی تعریف کیجئے اور اس کے ہم معنی الفاظ بتائیے!

۲) ہبہ کی شرائط بیان کیجئے!

۳) ہبہ کس طرح درست ہوتا ہے؟ مثال دے کر بتائیے!

۴) ہبہ پر قبضہ کے لئے کیا ضروری ہے؟

جائز و ناجائز ہبہ

☆ قابل تقسیم چیز کا ہبہ اس وقت صحیح ہے جب کہ اس کو تقسیم کر دیا جائے اور اس کو دوسرے کی املاک سے علاحدہ کر دیا جائے۔

☆ ناقابل تقسیم چیز جیسے چھوٹا حمام وغیرہ کے کچھ حصہ کا ہبہ جائز ہے۔

☆ مشترک چیز کے کچھ حصہ کا ہبہ کرنا فاسد ہے، البتہ اگر اس کو تقسیم کر کے موہوب لہ کے حوالہ کر دے تو جائز ہے۔

☆ گیہوں میں موجود آٹا اور پھلی میں موجود تیل کا ہبہ فاسد ہے، اگر گیہوں پیس کر اس کا آٹا حوالہ کرے تو بھی جائز نہیں ہے۔

☆ اگر کوئی سامان موہوب لہ کے قبضہ میں ہو تو واہب کے ہبہ کرتے ہی وہ اس کا مالک ہو جائے گا، قبضہ کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی۔

☆ باپ نے اپنے چھوٹے بیٹے کو ہبہ کیا تو ہبہ کرتے ہی بیٹا اس کا مالک ہو جائے گا، کیوں کہ بیٹے کا سرپرست باپ ہوتا ہے۔

☆ اگر اجنبی شخص نے چھوٹے بچے کو ہبہ کیا تو باپ کے قبضہ کر لینے سے ہبہ مکمل ہو جائے گا، کیوں کہ بچے کا ولی اس کا باپ ہے۔

☆ اگر یتیم بچہ کو کسی نے ہبہ کیا اور اس کے ولی نے اس پر قبضہ کر لیا تو جائز ہے۔

☆ اگر یتیم بچہ ماں کی پرورش میں ہے تو ماں کا قبضہ بچے کے حق میں جائز ہے، اسی طرح یتیم بچہ کسی اجنبی کی پرورش میں ہے تو ہبہ میں اس کا قبضہ بھی جائز ہے۔

☆ سمجھ دار بچے نے خود ہبہ کے سامان پر قبضہ کر لیا تو یہ جائز ہے۔

I زبانی سوالات :

۱) قابل تقسیم چیز کا ہبہ کب صحیح ہوتا ہے؟

۲) نا قابل تقسیم چیز کے کچھ حصہ کا ہبہ کرنا کیسا ہے؟

۳) مشترک چیز کے کچھ حصہ کا ہبہ کرنا کیسا ہے؟

۴) گیہوں میں موجود آٹا اور پھلی میں موجود تیل کا ہبہ کرنا کیسا ہے؟

۵) اگر ہبہ کئے جانے والا سامان موہوب لہ کے قبضہ میں ہو تو کیا حکم ہے؟

II تحریری سوالات :

۱) چھوٹے بچے کو کسی نے ہبہ کیا تو اس کے قبضے کے کیا احکام ہیں؟

III عملی کام :

جائز ہبہ اور نا جائز ہبہ کی ایک فہرست بنائیے !

جائز ہبہ	نا جائز ہبہ

IV جوڑ ملائیے !

چھوٹے بچے کو ہبہ	خود کا قبضہ
یتیم بچہ کو ہبہ	باپ کا قبضہ
سمجھدار بچہ	ماں کا قبضہ
ماں کے زیر پرورش یتیم بچہ	باپ کا قبضہ